
نوک سناں
شعیب جاذب

خطیبِ نوکِ سناں

مصنّف: شعیب جاذبؔ

اظہار سنز
19۔ اردو بازار لاہور فون: 7230150
ہیڈ آفس: 9۔ ریٹی گن روڈ لاہور فون: 7220761
E-mall: lzharsons_2004@hotmall.com
www.lzhar-sons.com

نام کتاب: خلیجِ نوکِ سناں

مصنف: شعیب جاذب

ناشر: سید محمد علی انجم رضوی

اظہار سنز۔۱۹۔اردو بازار، لاہور

فون: 7230150

طابع: سید اظہار الحسن رضوی

مطبع: اظہار سنز پرنٹرز

۹۔ریتی گن روڈ۔لاہور۔فون: 7220761

قانونی مشیر: ذیشان احمد ملک (ایڈووکیٹ)
0321-4134091

قیمت: -/180 روپے

اظہار سنز
19۔اردو بازار لاہور فون: 7230150
ہیڈ آفس: 9۔ریتی گن روڈ لاہور فون: 7220761
E-mail: izharsons_2004@hotmail.com
www.izhar-sons.com

فہرست

جنابِ شعیب جاذبؔ اور مدحِ حسینؑ

ساحرؔ لکھنوی (صدر آثار وافکار اکادمی پاکستان کراچی)

آثار وافکار اکادمی پاکستان کراچی کے مقابلۂ کتب برائے سال ۱۴۳۰ھ شامل کتابوں میں سے سال کی دوسری بہترین کتاب کے طور پر جناب شعیب جاذبؔ لیہ (پنجاب) کی منظوم تصنیف ''تفہیم الحسین'' کو منتخب کیا گیا۔ یہ انتخاب حضرت امام حسینؑ سے ان کے جذبۂ عقیدت ومودّت کی بے پناہ گہرائی وگیرائی کا مرہون منت تھا ان کے جذبہ کی شدتِ اتاان کے کلام کے ہر مصرع میں نمایاں ہے ؎

کاغذ پہ رکھ دیا ہو کلیجہ نکال کے

یہ جذبہ ان صاحبانِ فکرونظر سے دادوتحسین کا طالب نہیں ہوتا جو علم معانی وبیان اور فن شعرگوئی کے معیار پر غزل کی طرح نعت ومنقبت کو بھی پرکھتے ہیں۔ تنقید کی کسوٹی پر پھولوں کو بھی تولتے ہیں یہ تو ان عظیم ہستیوں سے شرفِ قبولیت کا متمنی ہوتا ہے جنہوں نے اپنی مدح میں ایک شعر کہنے والے کو جنت میں ایک گھر کی نوید دی ہے۔

جنابِ شعیب جاذبؔ کی دوسری تصنیف ''تفہیم الحسینؑ'' کی طرح انھیں جذبات عقیدت کی ترجمان اور احساسِ مودّت کی زبان ہے جو شاعری کو عظمت وتوقیر بخشتی ہے اور گلستانِ سخن کے ان پھولوں کو دامنِ قرطاس پر سجاتی ہے جن کی خوشبو سے مشامِ جاں معطر ہو جاتا ہے۔ عقیدت میں مودّت کی گھلاوٹ روحِ سخن کی پیکرِ حسن اور پیکرِ شعر کی خلعتِ فاخرہ عطا کرتی ہے۔ جنابِ شعیب جاذبؔ نے اشعار کے آئینہ میں حسینؑ اور حسینیت کے ایسے خوبصورت مرقع سجائے ہیں جو ان کے سچے جذبات کی رنگ آمیزی اور فکروشعور کی دلکش

مصوری سے دیکھنے والوں کو مسحور کر دیتے ہیں وہ کبھی جذبات کی شدت سے برانگیختہ لمحوں میں نوکِ قلم سے یزیدیت کے دامنِ داغدار کو تار تار کرتے ہیں اور کبھی احساسِ عظمتِ حسینؑ کی گہرائیوں میں ڈوب کر مدح اور منقبت کے ایسے گہر ہائے آبدار نکال کر لاتے ہیں جن کی تابندگی ذہنوں کو روشن اور نگاہوں کو خیرہ کر دیتی ہے۔ بعض اشعار میں فکر کا نیا پن بڑا لطف دیتا ہے۔

یہ دور فیصلہ تحریر کرنے والا ہے | یزید بیعتِ شبیرؑ کرنے والا ہے

زبانِ آرزو کے عنوان سے نظم کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

جہاں حسینی اصولوں کی راجدھانی ہو | نفاذِ حق کے لیے ایسی مملکت چاہوں
مری بہشتِ عقیدت دیارِ مظلوماں | میں کربلائے معلیٰ کی شہریت چاہوں
محرم ایک بڑا احتجاج ہے جاذب | میں چاک چاک قبائے یزیدیت چاہوں

ایک اور نظم سے دو تین اشعار ملاحظہ فرمائیں:

دوستو کیسے شریعت سانس لے اس کے بغیر | جسم ہے اسلام تو روحِ رواں ہے کربلا
آمریت کی سلگتی دھوپ میں سایہ فگن | آدمیت کے سروں پر سائباں ہے کربلا
چھاگلیں مشکوں کی ہم بھرتے رہیں گے عمر بھر | تشنگی کا ایک بحرِ بے کراں ہے کربلا

ایک اور نظم سے

ستم گروں سے کہو خراج ہیں ہم لوگ | رہِ حسینؑ میں آگے قدم بڑھاتے ہیں
کوئی تو خنجرِ قاتل سے پوچھتا جاذب | ہیں کون لوگ جو سجدوں میں سر کٹاتے ہیں

اتنی مثالیں جناب شعیب جاذب کے جذبات عقیدت و مودت کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں۔

اب میں ان کی ایک اور نمایاں خصوصیت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اکثر نہایت مترنم بحروں کا انتخاب کرتے ہیں جن میں رچی ہوئی غنائیت قاری اور سامع کے وجدان کو متحرک کر دیتی ہے اور کیف و سرور کے عالم میں پہنچا دیتی ہے۔ اختصار کے ساتھ دو تین مثالیں ملاحظہ ہوں:

تجلی صبح و شام تو ہے　　　　حسینؑ میرا امام تو ہے

....

ستم ستم یزیدیت　　　　کرم کرم حسینیت

....

حرمت والے عزت والے　　　　آلِ نبیؐ ہیں عظمت والے

....

نئی شمعیں جلانا چاہتا ہوں　　　　ہوائیں آزمانا چاہتا ہوں

حضرت جاذبؔ کے کلام پر اس مختصر تبصرہ کے ساتھ یہ لکھنا غالباً نامناسب نہ ہوگا کہ انھیں اپنی شاعری کے بعض فنی پہلوؤں پر اور توجہ دینے کی ضرورت ہے کیوں کہ فکر کے ساتھ فن کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ جناب شعیب جاذبؔ کا یہ مجموعہ اظہار مودت اور مرقع حسنِ عقیدت صرف اہلِ فکر و نظر ہی میں نہیں بارگاہِ فاتح یزیدیت اور دربار تاجدار حسینیت مظلومِ کربلا سید مصطفیٰ امام حسینؑ میں بھی شرف قبولیت حاصل کر کے ان کی نجاتِ اخروی کا باعث ہو۔

ساحر لکھنوی۔ کراچی

شاعرِ شش جہات

سید کوثر حسین شاہ بخاری

"الفاظ کی بندش وروانی،..... محبت وخلوص (مودت) کے سامنے ایک باندی ہے۔"

(ڈاکٹر سید عابد علی عابد)

"خطیبِ نوکِ سناں" میں شش جہت لفظوں کی فصاحت وبلاغت کا ایک سیلاب مودت امڈتا ہوا نظر آتا ہے جو جاذب کی شاعری کا قیمتی اثاثہ ہے۔ لیکن شاعرِ شش جہات کو اس متاعِ گراں کے بدلے غمِ حسین چاہیے۔

یہ وہ متاعِ گراں ہے جو چھن نہیں سکتی
غمِ حسین کے بدلے نہ شش جہت چاہوں

کتابِ کربلا لکھنے والوں میں جاذب تنہا نہیں۔ لیکن حسینیت کے پرچم برداروں میں اس کے علم کا رنگ نمایاں اور نکھرا ہوا ہے۔

کتابِ کربلا کا بھی عجیب پیش لفظ ہے
ہے اشک اشک سرورق الم الم حسینیت

شعیب جاذب مترنم بحروں کا انتخاب کرتا ہے۔ غنائیت اس کی شاعری کا خاصا ہے۔ "خطیبِ نوکِ سناں" (ستم کی تیز ہوا، لہو کا سرخ سفر، لہو کا مصلیٰ) جیسے خوب صورت استعارات سے مزین ایک مرقع ہے۔

"تفہیم الحسین" کے بعد جاذب نے شہیدِ حق کی صدا کو "خطیبِ نوکِ سناں" کا نام دے کر خواجہ چشتی کی فکر کی تجدید کی ہے۔

شہیدِ حق کی صدا لاالٰہ الا اللہ
پیامِ کرب وبلا لاالٰہ الا اللہ
گلوئے صبر پہ خنجر چلا ستم گر کا
لہو میں ڈوب گیا لاالٰہ الا اللہ

آنے والے دور کا فیصلہ یہ کہ یزیدیت کو نیست ونابود کر کے حسینیت کا پرچم دنیا کے ہر گوشہ میں لہرا دیا جائے۔

یہ دور فیصلہ تحریر کرنے والا ہے
یزید بیعتِ شبیرؑ کرنے والا ہے
پوچھ باطل کے قبائل سے کبھی
رسمِ شبیرؑ کا ڈر ہے کہ نہیں

شاعر کے ہاتھ میں مقدس قلم کی نوک، کتابِ عشق کے قرطاس پر عقیدت کے موتی بکھیر رہی ہے۔

کتابِ عشق کے اوراق پر نظر جو پڑی
حسینؑ بزمِ مشیت کا پاسباں نکلا

''خطیبِ نوکِ سناں''......ایک جائزہ

پروفیسر مہر اختر وہاب

ایرانی ادب میں مرثیہ خاندان صفویہ کے عہد میں شروع ہوا۔ محتشم کاشی نے واقعاتِ کربلا کے حوالے سے اپنا مشہو ہفت بند لکھا۔ لیکن مرثیے کا جو فنی ارتقاء اُردو ادب میں ہوا وہ ایرانی مرثیہ حاصل نہ کر سکا۔ برصغیرِ پاک و ہند میں اُردو شاعری اور مرثیہ نگاری کا آغاز دکن سے ہوا۔ دکن کے عادل شاہی اور قطب شاہی حکمران شیعہ مسلک رکھتے تھے۔ اس لیے مرثیہ گوئی کی ابتداء اُن کے درباروں میں ہوئی۔ ریاست گول کنڈہ کے مرثیہ گو شعرا میں محمد قلی قطب شاہ، وجہی اور غواصی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ بیجا پور کے مرثیہ تو شعراء میں نصرتی خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔ فتح دکن کے بعد جب دہلی میں اُردو شعر و سخن کا سلسلہ شروع ہوا تو یہاں بھی مرثیے لکھے جانے لگے۔ مرزا رفیع سودا نے مرثیہ میں ادبی شان و رفعت پیدا کی اور مرثیہ کی ہیئت کے لیے مسدس کو مخصوص کیا۔ مرثیہ گوئی کی روایت دہلی کے بعد لکھنو میں ارتقاء کی منازل طے کرتی ہے۔ میر حسن اور میر خلیق کے بعد انیس و دبیر کا دور مرثیہ کا سنہری دور تصور کیا جاتا ہے۔ جوش تک مرثیے کی ہیئت مسدس رہی ہے۔

دورِ جدید میں مرثیہ گوئی میں ہیئت کے تجربات کا آغاز ہوا۔ شعیب جاذب نے بھی مرثیہ گوئی میں ہیئت کے تجربات کیے ہیں۔ اُن کے کلام میں مرثیہ کے لیے قطعہ اور غزل کی ہیئت استعمال کی گئی ہے۔ ان سے پہلے یہ ہیئت سلام کے لیے مخصوص تھی۔ شعیب جاذب نے شہیدِ کربلاؑ کے حضور گہرہائے شعر کا نذرانہ ''خطیبِ نوکِ سناں'' کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اسلامیانِ عالم کی تاریخ میں حسینؑ عزم و استقلال اور حق و انصاف کا حوالہ اور ظلم و ستم

کے خلاف سینہ سپر ہونے کا روشن استعارہ ہے۔

سرِ صلیب، حرم، غارِ ثور، کرب و بلا
ہر ایک سمت ملا لا الٰہ الا اللّٰہ

شعیب جاذبؔ بنیادی طور پر غزل گو ہیں مگر ان کی پہلی شعری تصنیف ''تفہیم الحسینؑ'' ہے جس سے ان کی فکری ترجیحات کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ''تفہیم الحسینؑ'' کی فنی رفعت اور شعری مقام کا تعین آثار و افکار آکادمی پاکستان کراچی کے اس ایوارڈ سے کیا جاسکتا ہے جو مذکور کتاب کو ملا ہے۔ ''تفہیم الحسینؑ'' وہ شعری و فنی اور موضوعاتی پس منظر بناتی ہے۔ جس سے ''خطیبِ نوکِ سناں'' کا ظہور ہوا ہے۔ حسینیت کے موضوع پر دو شعری مجموعے اور ''ارمغانِ حرم'' کی صورت میں نعتیہ مجموعہ شعیب جاذبؔ کی فنی صلاحیتوں کی روشن دلیل ہے۔

''حسینیت'' شعیب جاذبؔ کا بنیادی موضوع ہے، جس سے ان کے شعری مقام میں استحکام پیدا ہوا ہے۔ مقامِ مصطفیؐ اور اہلِ بیت کی عظمت وہ آسمان ہے جس کا روشن ستارہ ''حسینؑ'' ہے۔ اور ''خطیبِ نوکِ سناں'' نور و نکہت کی وہ داستاں ہے جس نے ''سراجِ منیر'' سے جلا پائی ہے۔

میرا حسینؑ عظمتِ فکرِ عقول ہے
میرا حسینؑ راحتِ قلبِ بتولؑ ہے
کیوں کر بیاں نہ ہوتا سناں کی زباں سے
نطقِ حسینؑ اصل میں نطقِ رسولؐ ہے

''خطیبِ نوکِ سناں'' وہ پس منظر اور پیش منظر روشن کرتی ہے۔ جس نے اسلامیانِ عالم کو ہمیشہ فکری اور انقلابی تحرک عطا کیا ہے۔ ''خطیبِ نوکِ سناں'' میں شاعر نے اُن تمام صنائع وبدائع کو برتا ہے جن سے کلام پُر اثر بن سکے۔ مثلاً تشبیہ، استعارہ، تلمیح، مجاز مرسل اور کنایہ وغیرہ۔ شعیب جاذب نے دور از کار مضامین اور مبالغہ پسندی کو اختیار نہیں کیا۔ اُن

کے ہاں جوشِ بیاں، مضمون آفرینی اور غمِ انگیزی کی فضا حقیقت کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتی۔ اُن کے ہاں حسینؑ انقلاب اور فکر کا استعارہ ہے۔ انھوں نے سانحہ کربلا کا فکری حوالہ ہمیشہ پیشِ نظر رکھا ہے۔ اُن کی شاعری میں حسینیت اور یزیدیت کا تقابل جذباتی سطح پر نہیں فکری اور علمی سطح پر ملتا ہے۔ ''خطیبِ نوکِ سناں'' فنی اور جمالیاتی لوازم سے مزین اور معنوی ترفع کی حامل وہ کتاب ہے جس میں دائمی صداقتوں کا اظہار شعری پیرائے میں کیا گیا ہے۔ جسے ہر دور میں قابلِ قدر سمجھا جائے گا۔ شعیب جاذبؔ نے عمر بھر فکرِ حسینؑ کا شعلہ فروزاں رکھا ہے۔ جس کا ایک ثبوت یہ شعری مجموعہ بھی ہے۔

امامِ حق کسی باطل کی کیا کرے بیعت
لبِ امام ھدا لا اِلٰہَ اِلّا اللہ

ستمِ یزید قتلِ حسینؑ سے انہدام کعبہ تک

علامہ مفتی اللہ بخش اظہر (ایم۔اے)
ڈائریکٹر تعلیمات اسلامیہ پنجاب بورڈ، لاہور

جہاں مجھے خانوادۂ رسالت مآبؐ سے انس و محبت ہے وہاں مجھے سرکار حسینؑ سے بے پناہ عقیدت ہے۔ بموجب کلامِ برحق اجرِ رسالت کا مصداق لختِ رسولؐ ہے اسی لیے مجھے ان سے مودّت ہے۔ سبطِ رسولِ پاک نے "خطیبِ نوکِ سناں" بن کر اپنے خطباتِ عالیات سے درسِ رسالت و امامت سے اذہان و وجدان مجلّے کیے جہاں ذہن نثر پاروں سے خطیبوں کے طویل خطبوں سے، بے کیف تقریروں سے اُکتا جاتے ہیں وہاں شاعر کا صرف ایک ہی شعر محفل کو گرما دیتا ہے۔ تھکے ہوئے ذہنوں کو تر و تازہ کر دیتا ہے۔ میر انیس یا مرزا دبیر، جوش ملیح آبادی ہوں یا قیصر بارہوی، سید محسن نقوی ہوں یا وحید الحسن ہاشمی، ساحر لکھنوی ہوں یا قمر جلالوی، محسن بھوپالی ہوں یا سیف زلفی، آغا سکندر مہدی ہوں یا شعیب جاذب ان کے مرثیہ جات، سلام و منقبات، مدحات و منظومات، رباعیات و قطعات، نوحہ جات ہزاروں لوگوں کو ازبر ہیں۔ کوئی مجلس عزا ایسی نہیں جن میں ان کا کلام پیش نہ کیا جاتا ہو۔ صادقِ آلِ محمدؐ حضرت امام جعفر صادقؑ نے بھی مدحتِ آلِ عبا لکھنے والے شاعروں کو جنت الفردوس کی خوشخبری دی ہے۔

"تفہیم الحسینؑ" نے انھیں ملکی سطح پر روشناس کرایا۔ "خطیبِ نوکِ سناں" میں بھی ان کی شعری ہمہ گیری مسلم ہے وہ بضعتِ رسولؐ کے جگر گوشہ کو لا الٰہ اللہ کے پلڑے میں تولتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ قربانی حسینؑ ہی سے لا الٰہ کو بقا ملی ہے۔

شہیدِ حق کی صدا لا الٰہ الا اللہ　　پیام کرب و بلا لا الٰہ الا اللہ
یہ اور بات کٹیں گردنیں بہتر کی　　جہاں میں بچ تو گیا لا الٰہ الا اللہ

سبطِ سرورِ ثقلین جنھوں نے بقائے کلمۂ توحید بقائے کلمۂ رسول کی خاطر اپنی جان، اپنے عزیز و اقارب، اپنے انصار تک شہید کرا دیئے۔

ستم کی تیغ گلوئے حسینؑ پر ہے رواں — زباں پہ ہے محمدؐ الرسول اللہ
مرے حسینؑ کا جب تک وجود باقی ہے — مگر مگر ہے محمدؐ الرسول اللہ

وہ مزید فرماتے ہیں کہ اگر دنیا تابع فرمانِ رسالت مآب "من کنت مولاہ فھذا علی مولا" ہو جاتی۔ حضرت علیؑ کو اپنا مولا مان لیتے۔ ولایت علیؑ کو تسلیم کر لیتے تو آج مسلمان دگرگوں نہ ہوتے۔

رسولؐ دین کے فرمان پر تو قائم ہے — تری زباں پہ اگر ہے علی ولی اللہ
نگاہِ مرسلِ حق میں وہی تو مومن ہے — کہ جس کے دل میں بسر ہے علی ولی اللہ

زبانِ قلم سے شعیب جاذب نے واشگاف لفظوں سے ثابت کیا کہ یزید نے دامنِ شریعت تار تار کیا۔ اسلامی اُصولوں کو داغدار کیا۔ کربلا میں نواسۂ رسولؐ کے ہمراہ صحابۂ کرام کو بھی تہ تیغ کرایا۔ اس نے اپنے دورِ حکومت میں انسانیت کی دھجیاں بکھیریں۔ پیروانِ معاویہ نے یزید سے گلو خلاصی کے لیے حضرت امام حسینؑ کو ہزاروں خطوط لکھے۔ جب حسین علیہ السلام ان کی امداد کے لیے روانہ ہوئے تو وہ اپنی اصلیت پر پلٹ گئے اور نواسۂ رسول کی جان کے دشمن ہو گئے۔ جگر گوشۂ سرورِ ثقلین نے باطل چہرے بے نقاب کیے۔ جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان میں حضرت علیؑ کے مدمقابل لڑنے والے۔ جنازہ حسنؑ سبط رسول کو دستِ ناوک سے ہٹانے والے بضعت رسول کا بیت الحزن جلانے والے سب اموی ذہنیت کے منافق چہرے تھے جو ذوالفقارِ حیدری کے خوف سے فتح مکہ میں مسلمان ہوئے۔ مسجد نبوی کے مدمقابل مسجد ضرار بنانے والے دشمنانِ دین و شریعت۔ دشمنانِ نبیؐ و علیؑ تھے جو اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے۔ قاتلانِ حضرت حمزہ نواسۂ رسولؐ۔ ابولہب اور ابوجہل سے کم تو نہ تھے۔ ان کے لیے نجات کی گنجائش کہاں۔

نبی کا قالبِ جاں ہے خطیبِ نوکِ سناں — نبی کی روح رواں ہے خطیبِ نوکِ سناں
بریدہ سر کی تلاوت کا تجزیہ تو کرو — نبی حق کی زباں ہے خطیبِ نوکِ سناں

حسینؑ حق ہے یزید باطل۔ حسینؑ سچ ہے یزید کاذب۔ حسینؑ قالبِ قرآن یزید قرآن کو نیزوں پہ اٹھانے والا۔ حسینؑ پاسبانِ شریعت یزید دامنِ شریعت کو تار تار کرنے والا۔ حسینؑ جگر گوشۂ اُمہات المومنین یزید اُم المومنین کو پیغامِ نکاح بھیجنے والا۔ حسینؑ شراب سے بیزار یزید شراب کو مباح کرنے والا۔ حسینؑ وارث اجرِ رسالت لائق مودت یزید نفرت ہی نفرت۔ حسینؑ چراغِ کعبہ یزید ایاغِ انہدام کعبہ، حسینؑ وہ جسے رسولِ اکرمؐ "حسین ومنی" کہے یزید وہ جسے اس کا بیٹا بھی نفرت وحقارت کی نظر سے دیکھے۔

بقول معاویہ بن یزید بن معاویہ

میرے باپ نے عترتِ رسول کو قتل کیا۔ شراب مباح کی۔ مسجد نبوی کو اصطبل بنایا۔ خانہ کعبہ منہدم کیا۔ جب میں نے خلافت کی شیرینی نہیں چکھی تو اس کی تلخی بھی برداشت نہیں کروں گا۔

سبطِ دلِ رسولؐ کا قاتل یزید ہے ٭ حکمِ یزید سے ہے شہادت حسینؑ کی

جناب شعیب جاذب زمزمِ ذکرِ حسینؑ سے سرشار ہیں۔ خالق تقویم شش جہان ان کے ذہن ووجدان، ایقان وعرفان کو آلِ عبا کی تنویر سے مزید مستنیر فرمائے۔

افلاک منقبت کا ہوں بدر منیر میں
تنویرِ اہلِ بیت سے ہوں مستنیر میں
سبطِ نبیؐ کی مدح میں معراج ہوگئی
سچ پوچھیے تو عرشِ قلم کا سفیر میں

آخر میں یہی استدعا ہے کہ حضرت دبیر کا کلام منظور فرمانے والے آقا جناب شعیب جاذب کا کلام اپنی بارگاہ میں منظور فرماویں۔ آمین!

علامہ اللہ بخش اظہر
ٹاؤن شپ، لاہور

تاثراتِ زعمائے ادب

شعیب جاذبؔ کی مذہبی شاعری محتاجِ تعارف نہیں۔ ''خطیب نوکِ سناں'' سے پہلے ''تفہیم الحسین'' میں فکرِ حسین پر طویل نظمیں موجود ہیں۔ اب حسینیت ادب کا باقاعدہ ایک شعبہ بن گئی ہے۔ شعیب جاذبؔ حسینیت کو ذکرِ حسینؑ کی منزل سے نکال کر فکرِ حسینؑ کی منزل تک لے آیا ہے۔

پروفیسر شہباز حسین نقوی

شعبۂ اردو گورنمنٹ کالج لیہ

شعیب جاذبؔ غزل کے شاعر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ غزل کی طرح عزائی اور رثائی شاعری میں بھی ان کی تشبیہات اور تلمیحات کی بہار ہے۔ قیصر بارہوی، سیف زلفی، سید محسن نقوی، افسر زیدی، ظفر شارب، کرم حیدری، ساحر لکھنوی، وحید الحسن ہاشمی اور شعیب جاذبؔ عزائی شعراء کی اس صف پر متمکن ہیں جن کے لب و لہجہ میں انفرادیت بھی ہے اور وہ عوامی سطح پر اپنی اپنی شناخت بھی رکھتے ہیں۔

زمان کنجاہی۔ ایڈیٹر ماہنامہ ''غنیمت'' لاہور

سبطِ رسول ﷺ Universal سطح پر باعثِ تکریم ہیں۔ Islamic Hero اسلامک ہیرو کی حیثیت سے آپ کی پہچان ہے۔ آپ شرعی اصولوں کا ناقابلِ تسخیر قلعہ ہیں۔ ان کی غیر فانی قربانی نے اقوامِ عالم کو متحیر کیا۔ ان کی سرگذشت اصحابِ کہف سے زیادہ پر اثر ہے ان کے روح فرسا واقعات سے دنیا گرفتہ آہ و بکا ہوئی، سورج گہن زدہ ہوا، دنیا تاریک ہوئی اور آسمان سے خون کی بارش ہوئی اسی روشنی میں ''خطیب نوکِ سناں'' مرتب ہوئی۔

ڈاکٹر فرخ چیمہ۔ لیہ

قیصر بارہوی اور شعیب جاذبؔ دونوں ہم عصر شاعر ہیں۔ قیصر بارہوی نے مرثیہ نگاری میں دوام پایا۔ شعیب جاذبؔ نے بھی عزائیہ شاعری میں منفرد آہنگ اپنا کر ملکی سطح پر اپنی فنی عظمت کو منوایا۔

سید مسعود زیدی ایڈیٹر سہ ماہی "نوادر" لاہور

شعیب جاذبؔ کی تصانیف "تفہیم الحسینؑ" اور "خطیب نوکِ سناں" اجرِ رسالت اور مودت فی القربیٰ کی دستاویزات ہیں۔

ڈاکٹر محمد یحییٰ رضوی۔ کینال ویو۔ لاہور

"تفہیم الحسینؑ" اور "خطیب نوکِ سناں" مناقبِ حسینؑ کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔

ڈاکٹر سید ضغیم اقتدار شاہ لاہور

شعیب جاذبؔ کو کراچی اور لاہور میں مقیم نہیں لیکن مضافات میں رہ کر بھی کراچی اور لاہور کے شاعروں سے کم نہیں۔ "تفہیم الحسینؑ" اور "خطیب نوکِ سناں" نے ثابت کیا کہ لاہور اور کراچی کے عزائی شاعروں میں ان کا بھی شمار کیا جا سکتا ہے۔

ناصر عباس جوئیہ۔ خوشاب

"خطیب نوکِ سناں" جگر گوشہ حبیب اقدس کی منقبت کا حریری پیراہن ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسین نقوی لیہ

"خطیب نوکِ سناں" میں جناب شعیب جاذبؔ نے مودت فی القربیٰ کا حق ادا کیا ہے۔ ان کے اشعار میں الہامی صورت نظر آتی ہے۔

علامہ غلام مرتضیٰ سہو

(خطیب جامع مسجد دربار حضرت ولائت شاہ بخاری کوٹ سلطان)

زیارات مقامات مقدسہ کے دوران میں قرآن اور حسینؑ کے منظوم قطعات سنے۔ شعیب جاذبؔ کا اسمِ گرامی میرے ذہن کی پرتوں میں جاگزیں ہوا۔ چند سطور پر اکتفا کروں گی۔ "خطیب نوکِ سناں" کے منظومات فرحت بخش اور ایمان افروز ہیں جن کے

مطالعہ کی شبنمی پھوار سے گلزارِ ذہن و خرد تر و تازہ رہتا ہے۔

ڈاکٹر ثریا نثار کھوسہ، گدائی روڈ (ڈیرہ غازی خان)

''تفہیم الحسین'' اور ''خطیب نوکِ سناں'' جو امامِ عالی مقام لختِ علی علیہ السلام کی مدحت میں لکھی جانے والی منظوم تصنیفات۔ عزائی لوحِ ادب پر ایسی منقش ہیں جنہیں تعصبات کے دھارے بھی نہیں مٹا سکتے۔

ڈاکٹر صفدر بخاری (لاہور)

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

شہیدِ حق کی صدا لا الٰہ الا اللہ
پیامِ کرب و بلا لا الٰہ الا اللہ

خدا ہے چہرۂ فطرت رسولؐ آئینہ
حسینؑ عکسِ ورا لا الٰہ الا اللہ

سرِ صلیب، حرم، غارِ ثور، کرب و بلا
ہر ایک سمت ملا لا الٰہ الا اللہ

لہو کے سرخ مصلے پہ ہے سرِ سرورؑ
لبِ سجودِ خدا لا الٰہ الا اللہ

گلوئے صبر پہ خنجر چلا ستم گر کا
لہو میں ڈوب گیا لا الٰہ الا اللہ

"حسینؑ و منی" کی تختی پہ آج تک کندہ
ہے نقشِ مہرِ ولا لا الٰہ الا اللہ

نبیؐ کا خون ہے لختِ علیؑ کی نس نس میں
لبوں پہ صبح و مسا لا الٰہ الا اللہ

بریدہ سر کی تلاوت پہ کان دھر تو سہی
کہ آ رہی ہے صدا لا الٰہ الا اللہ

دہانِ دین پہ ظالم کا شرمناک ستم
حسینؑ پڑھتا رہا لا الٰہ الا اللہ

یہ اور بات کٹیں گردنیں بہتر کی
جہاں میں بچ تو گیا لا الٰہ الا اللہ

دیارِ شام، عدو، بیٹیاں محمدؐ کی
ردائے آلِ عبا لا الٰہ الا اللہ

کریں وہ حکمِ مودّت کا تجزیہ جاذبؔ
ہو جن کی فکرِ رسا لا الٰہ الا اللہ

حسینؑ اور لا الہ الا اللہ

خراجِ اہلِ ولا لا الہ الا اللہ
درونِ شمعِ بقا لا الہ الا اللہ

اسی بنا پہ کٹایا ہے سر شہیدوں نے
رہے جہاں میں سدا لا الہ الا اللہ

وہی تو مخصوص بنا ہے یزیدیوں کا ہدف
زباں سے جس نے پڑھا لا الہ الا اللہ

امامِ حق کبھی باطل کی کیا کرے بیعت
لبِ امامِ ہدیٰ لا الہ الا اللہ

بریدہ سر جو اٹھایا ستم طرازوں نے
قدم قدم پہ سنا لا الہ الا اللہ

ستم نے جتنا دبایا گلا شہیدوں کا
فضا میں پھیل گیا لا الٰہ الا اللہ

نبیؐ کے دین کا سالار قافلہ ہے حسینؑ
صدائے بانگِ درا لا الٰہ الا اللہ

یہی سبب ہے غضبناک تھے جفا پرور
ہے وردِ دشتِ بلا لا الٰہ الا اللہ

شمر کی تیغ ہو یا نیزۂ ستم کی انی
نشانہ اس کا بنا لا الٰہ الا اللہ

سرِ حسینؑ سناں پہ کلامِ حق کی طرح
کلامِ حق کی نوا لا الٰہ الا اللہ

ذرا صحیفۂ کرب وبلا کو پڑھ تو سہی
نگارشاتِ عزا لا الٰہ الا اللہ

سرِ خودی تو ہے جاذبؔ عروج نیزہ پہ
عروجِ ذاتِ انا لا الٰہ الا اللہ

شمیرِ جزا

فغانِ اشکِ عزا لا الٰہ الا اللہ
نظامِ شمیرِ جزا لا الٰہ الا اللہ

چمن بتولؑ کا مہکا ہے عطرِ وحدت سے
ہے عطرِ ذاتِ عبا لا الٰہ الا اللہ

سجود میں تھے بہتر فضا میں جب گونجی
اذانِ کرب و بلا لا الٰہ الا اللہ

یہ واقعہ ہے کہ دل سے قبول کر نہ سکا
یزید سنتا رہا لا الٰہ الا اللہ

یزید کیسے اچٹتی نظر بھی ڈال سکے
ہو جن سروں کی ردا لا الٰہ الا اللہ

انھیں کے جسم پہ تیر و تبر کی بارش ہے
ہے جن کی فکرِ رسا لا الٰہ الا اللہ

ستم نے زخم تراشے گلاب جسموں سے
تو زخم زخم ہوا لا الٰہ الا اللہ

گلاب مہکے ہوئے ہیں شہید کے تن پر
نقوشِ سرخ قبا لا الٰہ الا اللہ

ہوا جو حلقۂ گریاں میں ماتمِ زنجیر
چھلکتے خوں نے پڑھا لا الٰہ الا اللہ

ہے دشتِ کرب و بلا وادیٔ سحر جاذبؔ
سحر کی صبح بقا لا الٰہ الا اللہ

ایک شعر

انا من الحسینؑ کی تفسیر ہے یہی
قتلِ حسینؑ اصل میں قتلِ رسولؐ ہے

حسینیتؑ اور لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کی نوا لا الٰہ الا اللہ
لسانِ صبر و رضا لا الٰہ الا اللہ

حسینیت پہ روا ہے یزیدیت کا ستم
حسینیت کی بکا لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کے سروں کو اٹھایا نیزوں پہ
حسینیت کی صدا لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کی رگ و پے میں درسِ شاہ زمن
لبوں پہ صبح و مسا لا الٰہ الا اللہ

ملوکیت نے تراشے ہیں پھول زخموں کے
حسینیت کی صبا لا الٰہ الا اللہ

جفا شعار کرے وار تیغ براں سے
حسینیت کی جزا لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کے ہے صحرا میں ابرِ نورِ خودی
خودی کا ابرِ انا لا الہٰ الا اللہ

یزید ہے جو کسی سامری کا سانپ اگر
حسینیت کا عصا لا الہٰ الا اللہ

یزیدیت کی وراثت میں جور و جبر و ستم
حسینیت کی رِدا لا الہٰ الا اللہ

یزیدیت کی جفا کاریوں سے کیا دبتا
حسینیت کا گلا لا الہٰ الا اللہ

زبانِ خنجرِ قاتل کو کیا خبر جاذبؔ
حسینیت کا مزا لا الہٰ الا اللہ

خطیبِ سناں اور لا الٰہ الا اللہ

یزیدیوں پہ گراں لا الٰہ الا اللہ
بریدہ سر کی اذاں لا الٰہ الا اللہ

یہ معجزہ ہے کہ اب تک سنائی دیتا ہے
درونِ شمرِ جناں لا الٰہ الا اللہ

حرم ہو، مسجدِ نبوی، دیارِ نوکِ سناں
جہاں حسینؑ وہاں لا الٰہ الا اللہ

کوئی تو راز تھا شہرِ طرب میں پڑھتا رہا
خطیبِ نوکِ سناں لا الٰہ الا اللہ

ملوکیت کی جفا ریزیوں سے کیا مٹتا
وجودِ شاہِ جناں لا الٰہ الا اللہ

ستمگروں کے قبائل انھیں پہ ٹوٹ پڑے
تھا جن کا وردِ زباں لا الٰہ الا اللہ

پگھل سکا نہ کسی آگ کی کٹھالی میں
وجودِ رطلِ گراں لا الٰہ الا اللہ

علی کے لخت کا چہرہ ہے دین کا چہرہ
علی کا مطلعِ جاں لا الٰہ الا اللہ

نظر میں آئے گا جس وقت مہرۂ شبیرؑ
پڑھیں گے پیروجواں لا الٰہ الا اللہ

ہیں لاشعور میں ذبحِ عظیم کی کرنیں
شہیدِ حق ہو جہاں لا الٰہ الا اللہ

یہی ہے معجزہ جاذبؔ سنائی دیتا ہے
درونِ قلبِ تپاں لا الٰہ الا اللہ

عنانِ دین اور لا الٰہ الا اللہ

سرودِ نوکِ سناں لا الٰہ الا اللہ
لہو کا طرزِ بیاں لا الٰہ الا اللہ

ذرا نظر تو کرو خون کے سمندر پہ
کراں بہ تا بہ کراں لا الٰہ الا اللہ

ستمگروں کا جتن کلمۂ خدا نہ رہے
پیامِ شاہِ جناں لا الٰہ الا اللہ

عدو کا حربۂ بیعت بھی کام آ نہ سکا
ہے زیرِ تیغ رواں لا الٰہ الا اللہ

خجل ہے فکرِ امیہ، بریدہ سر نے کہا
مرا ہے حاصلِ جاں لا الٰہ الا اللہ

ابولہب کی طرح آج بھی یزیدوں کی
سماعتوں پہ گراں لا الہ الا اللہ

مقابلے میں ہیں سب دشمنانِ نفسِ نبیؐ
ہے دینِ حق کی کماں لا الہ الا اللہ

ستم شعار مسلمان ہو نہیں سکتے
نہیں جو دل میں نہاں لا الہ الا اللہ

نبیؐ کا قُرب بھی ان کو نہ فائدہ دے گا
کرے نہ جن کو عیاں لا الہ الا اللہ

حسینؑ دیتا رہا درس، وادیٔ حق میں
وردِ خورد وکلاں لا الہ الا اللہ

لہو حسینؑ کا کب رائیگاں ہوا جاذبؔ
ملا ہے عطر فشاں لا الہ الا اللہ

حسینیت اور لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کا نشاں لا الہٰ الا اللہ
حسینیت کی عناں لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کا یقیں کلمۂ رسالتؐ ہے
حسینیت کا گماں لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کی سحر سے اذانِ حق گونجی
حسینیت کی اذاں لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کے بدن پر چلے ہیں تیر و تبر
حسینیت ہو جہاں لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کی ہے نس نس میں کلمۂ مرسلؐ
حسینیت میں نہاں لا الہٰ الا اللہ

حسینیت کے چمن زار کو زوال نہیں
بہار ہو کہ خزاں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کی رگوں میں رواں ہے خونِ علی
لسانِ خونِ رواں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کے سروں پر ہے ظلِ مصطفویؐ
حسینیت کی اماں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کے گھروں میں، فروزاں نورِ ازل
حسینیت کا مکاں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کی زباں کاش تم سمجھ سکتے
حسینیت کی زباں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت ہے بدن سرورِ نبیؐ زماں
بدن میں روح رواں لا الٰہ الا اللہ

حسینیت کا ہدف سینۂ ستم جاذبؔ
حسینیت کی کماں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ اور لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ جہاں لا الٰہ الا اللہ
ہے اس کا سر نہاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ سے شیرِ بتولؑ کی خوشبو
ہے خوشبوؤں سے عیاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ میں پلکیں ذرا بھگو تو سہی
ہے اس نمی میں رواں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ مری زندگی کا سرمایہ
جوازِ آہ وفغاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ میں اُمڈے ہوئے سمندر ہیں
سمندروں کی زباں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ سے دل کو سکون ملتا ہے
جہاں سکون وہاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ سے راحت نصیب ہوتی ہے
ہے راحتوں کا جہاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ کی پلکوں سے پھوٹتی ہے سحر
سحر کا ذکرِ اذاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ کی قندیل آگہی کے لیے
ہے آگہی کا نشاں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ کے آنسو چراغ ہستی ہیں
چراغ جاں کا دھواں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ کے آنسو بقا کا سرمایہ
بقا کی روح رواں لا الٰہ الا اللہ

غمِ حسینؑ ہے ضو پاش روشنی جاذبِ
ہے روشنی کا جہاں لا الٰہ الا اللہ

حسینی اور لا الٰہ الا اللہ

حسینیوں کا ذکر لا الٰہ الا اللہ
حسینیوں کا سفر لا الٰہ الا اللہ

ستمگروں کا جنوں کلمۂ خدا نہ رہے
حسینیوں کی سپر لا الٰہ الا اللہ

تمہاری آنکھ میں کاجل ہے شام ظلمت کا
حسینیوں کی نظر لا الٰہ الا اللہ

قلوب جور و جفا دین سے ہے بے بہرہ
حسینیوں کا جگر لا الٰہ الا اللہ

یزیدیوں کی نظر میں کمال بولہبی
حسینیوں کی خبر لا الٰہ الا اللہ

زمانہ دنگ بریدہ سری میں پڑھتا ہے
نبیؐ کا لختِ جگر لا الٰہ الا اللہ

وہ شخص منزلِ حق پر ضرور اُترے گا
ہے جس کا عزمِ سفر لا الٰہ الا اللہ

سناں پہ پہلے بھی تو بینِ ذاتِ حق دیکھی
سناں پہ بارِ دگر لا الٰہ الا اللہ

فجور و فسق پہ جب ہو غبارِ مکروریا
کرے گا کس پہ اثر لا الٰہ الا اللہ

عزائی آنکھ کے قلزم میں اٹھتی لہریں ہیں
بیانِ مدو جزر لا الٰہ الا اللہ

دیارِ منزلِ عقبیٰ کے ہم مسافر ہیں
ہمارا رختِ سفر لا الٰہ الا اللہ

قدم بڑھاتے رہیں گے اسی طرف جاذبؔ
زمانے بھر میں جدھر لا الٰہ الا اللہ

محمدؐ الرسول اللہ

اگر بشر ہے محمدؐ الرسول اللہ
تو اوج پر ہے محمدؐ الرسول اللہ

علی کے لختِ کا جب تک وجود باقی ہے
تو بے خطر ہے محمدؐ الرسول اللہ

زمانے بھر میں اُجالے ہیں جس کے جلووں کے
وہی سحر ہے محمدؐ الرسول اللہ

رُخِ حسینؑ اسی سمت ہے زمانے میں
جدھر جدھر ہے محمدؐ الرسول اللہ

دیارِ دشتِ انا سے سناں کی منزل تک
عجب سفر ہے محمدؐ الرسول اللہ

اگر شعور ہو انا من الحسینؑ، ہوں میں
پیام بر ہے محمدؐ الرسول اللہ

ستم کی تیغ گلوئے حسینؓ پر ہے رواں
زبان پر ہے محمدؐ الرسول اللہ

فشار جبر و ستم کی مہیب ضربوں سے
لہو میں تر ہے محمدؐ الرسول اللہ

بفیضِ خونِ شہیداں معطلے دھرتی پر
ہرا شجر ہے محمدؐ الرسول اللہ

عجب ہے دور، مسلمان کے مقابل میں
جہاد پر ہے محمدؐ الرسول اللہ

فروزاں جس کی چمکا چوند، ظلمتِ شب میں
وہی گہر ہے محمدؐ الرسول اللہ

یہ اور بات گلا کٹ گیا شہیدوں کا
نگر نگر ہے محمدؐ الرسول اللہ

یزید جان چکا تھا حسینؓ کے دم سے
ڈگر ڈگر ہے محمدؐ الرسول اللہ

بریدہ سر کو جو دیکھا شمر پکار اٹھا
بتا کدھر ہے محمدؐ الرسول اللہ

لہو حسینؑ کا جس میں رواں دواں جاذب
وہی جگر ہے محمدؐ الرسول اللہ

حرمتِ دستارِ مرسلین

پھر بیعتِ یزید سے انکار ہے حسینؑ
ظلم و ستم کی راہ میں دیوار ہے حسینؑ
ظالم مرے رسولؐ کا عریان سر نہ کر
سردارِ مرسلین کی دستار ہے حسینؑ

علیؑ ولی اللہ

حسینیت کا شجر ہے علیؑ ولی اللہ
ہمیشہ سایہ بسر ہے علیؑ ولی اللہ

کتاب دین کا عرفان ہے نبیؐ کا پسر
شعور فکر و نظر ہے علیؑ ولی اللہ

نبیؐ کا نور نظر ہے حسینؑ ابن علیؑ
نبیؐ کا زور کمر ہے علیؑ ولی اللہ

ہو کربلائے معلےٰ کہ وادیٔ صفین
وہیں پہ حق ہے جدھر ہے علیؑ ولی اللہ

اسی لیے تو سناں پر علم بلند ہوا
نشانِ فتح و ظفر ہے علیؑ ولی اللہ

نبیؐ کے علم کا حوزہ دیارِ کرب و بلا
نبیؐ کے علم کا در ہے علیؑ ولی اللہ

جمالِ ذاتِ خودی ہے حسینؑ ابن علیؑ
سراجِ فکرِ بشر ہے علیؑ ولی اللہ

لہو کے ہونٹ پہ بارِ دگر ہے نامِ حسینؑ
لہو کی پہلی نظر ہے علیؑ ولی اللہ

نبیؐ کے سبط نے جس رہ سے منزلیں پائیں
وہ سنگِ راہ گزر ہے علیؑ ولی اللہ

کیا حسینؑ نے تعمیر اپنے خوں سے جسے
اسی مکان کا در ہے علیؑ ولی اللہ

رہی جو خوں کے سمندر میں موجزن جاذب
وہی تو مد و جزر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت اور علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی ڈگر ہے علیؑ ولی اللہ
حسینیت کا ثمر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی تہجد گزاریاں قائم
حسینیت کی سحر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کا اُفق اس لیے درخشاں ہے
حسینیت کا قمر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت ہے فروزاں لہو کے جلووں سے
حسینیت کی نظر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی چمکا چوند ہے زمانے میں
حسینیت کا گہر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کے قدم ہیں نقوشِ حیدر پہ
حسینیت ہے جدھر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی جہاں میں نگارشات پڑھو
حسینیت کی خبر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کے سروں پر علیؑ کا سایہ ہے
حسینیت کا شجر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت پہ ستم کیش کارگر نہ ہوا
حسینیت کی سپر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی کوئی رات تیرہ تر نہ رہی
حسینیت کا قمر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کے لبوں پر ہمیشہ دم دم ہے
حسینیت ہے اگر ہے علیؑ ولی اللہ

حسینیت کی ہے منزل رسولؐ حق جاذبؔ
حسینیت کا سفر ہے علیؑ ولی اللہ

زبانِ مشیت

ہر شہیدِ کربلا کا آستاں ہے کربلا
آستانِ اہلِ حق کی داستاں ہے کربلا

بامِ نیزہ پر فروزاں خون کے جلتے چراغ
ظلمتوں میں جلوۂ کون ومکاں ہے کربلا

شاہِ طیبہ کی رسالت کا دفینہ ہے یہاں
دولتِ اسلام کا سنگِ نشاں ہے کربلا

چار سو شعلے بھڑکتے ہیں ستم کی آگ سے
ابر کی صورت فضاؤں میں دھواں ہے کربلا

اس سے ہٹ کر سانس لینا بھی بہت دشوار ہے
زندگی کی ساعتوں کے درمیاں ہے کربلا

تیرہ بختوں، کور چشموں کو نظر آئے کہاں
اہلِ بینش! سرخ رنگوں کا جہاں ہے کربلا

دینِ قیم کے مجاہد صف بہ صف آگے بڑھو
دشتِ خاک و خون میں حق کی اذاں ہے کربلا

چار سو مہرِ تپاں کی چلچلاتی دھوپ ہے
اتنی حدت میں فقط آرامِ جاں ہے کربلا

رات بھر جگنو چمکتے ہیں غموں کی جھیل پر
جھلملاتے آنسوؤں کی کہکشاں ہے کربلا

گر تمہاری فکر میں طغیانیوں کا زور ہے
کشتیِ آلِ نبیؐ کا بادباں ہے کربلا

بجھ گئے ہیں آندھیوں سے دین کے جلتے چراغ
حسرتوں کے دشت میں اُڑتا دھواں ہے کربلا

گردنیں کٹتی ہیں جاذبؔ سر مگر جھکتے نہیں
دشت میں اہلِ انا کا امتحاں ہے کربلا

سائباں ہے کربلا

دین ہے مہرِ درخشاں آسماں ہے کربلا
جگمگاتی روشنی کی جانِ جاں ہے کربلا

آمریت تو زمانے میں سلگتی دھوپ ہے
دھوپ میں ہر ایک سر پر سائباں ہے کربلا

وقت کی مغرور گردن ایک دن جھک جائے گی
دہر میں انسانیت کا آستاں ہے کربلا

سجدۂ ذکرِ احد میں سر بہتر جھک گئے
قریۂ تسلیم میں ذکرِ اذاں ہے کربلا

کیسے ممکن ہے شریعت سانس لے اس کے بغیر
جسم ہے اسلام تو روحِ رواں ہے کربلا

تیرے سر میں گر ہے سودا دین کی پہچان کا
ناظمِ اسلام کا نام و نشاں ہے کربلا٭

رہروانِ آگہی! گردن اٹھا کے دیکھ لیں
عظمتِ صبر و رضا کا آسماں ہے کربلا

کربلا میں ظلم زادے لرزہ براندام ہیں
جیسے ان کے سر پہ اِک سنگِ گراں ہے کربلا

پڑھ چکا ہوں میں دبستانِ وفا کا سرورق
محسنِ انسانیت کی داستاں ہے کربلا

برگدی چھاؤں کی صورت ہر مسافر کے لیے
چلچلاتی دھوپ میں سایہ کناں ہے کربلا

چھاگلیں اشکوں کی ہم بھرتے رہیں گے عمر بھر
تشنگی کا ایک بحرِ بیکراں ہے کربلا

نوحۂ کرب و بلا کی گونج ہے چاروں طرف
کب سے جاذب پیکرِ آہ و فغاں ہے کربلا

عطرِ گلاب

مثلِ شمس الضحیٰ ہے کرب و بلا
روشنی کی بقا ہے کرب و بلا

زیست عطرِ گلاب کی صورت
اک مہکتی صبا ہے کرب و بلا

بردباری رہی شہیدوں میں
درسِ صبر و رضا ہے کرب و بلا

لبِ فطرت پہ یہ ترانہ ہے
قدسیوں کی جزا ہے کرب و بلا

مسکنِ خیر میں چلے آؤ
درسِ آلِ عبا ہے کرب و بلا

مشکلوں میں اگر گھرے ہو تم
راہِ مشکل کشا ہے کرب و بلا

گر ہے مکہ سے دین کا آغاز
دین کی انتہا ہے کرب و بلا

تر ے عرفان و آگہی کے لیے
مشعلِ اولیا ہے کرب و بلا

اک یہاں شیرِ فاطمہؑ ہی نہیں
خونِ خیرالوریٰ ہے کرب و بلا

فکرِ عقبیٰ جہاں پہنچتی ہے
وہی ذہنِ رسا ہے کرب و بلا

جانبِ حق چلو قدم بہ قدم
جذبۂ مرتضیٰ ہے کرب و بلا

کہہ دو فرعونِ وقت سے جاذبؔ
مثلِ ضربِ عصا ہے کرب و بلا

کوہِ انا

فکرِ بدرالدجاؑ ہے کرب و بلا
ذہنِ صبحِ بقا ہے کرب و بلا

خاورِ مصطفاؐ کی کرنوں سے
جگمگاتی فضا ہے کرب و بلا

جو بھی ٹکرایا پاش پاش ہوا
سنگِ کوہِ انا ہے کرب و بلا

ہیں یہاں تختِ صاحبِ معراج
مثلِ عرشِ علےٰ ہے کرب و بلا

کاش اصغر جوان ہو جائے
روز قد ناپتا ہے کرب و بلا

کس طرح کوئی حبس پیدا ہو
دشتِ تازہ ہوا ہے کرب و بلا

نت نئی روشنی کے متوالو
صبحِ نو کی ضیا ہے کرب و بلا

ربِ ارنی پکارنے والے
جلوۂ کبریا ہے کرب و بلا

روحِ اسلام ہے اگر طیبہ
جسمِ دینِ خدا ہے کرب و بلا

کشتۂ جور کی قسم مجھ کو
نسخۂ کیمیا ہے کرب و بلا

جس کو آندھی کبھی بجھا نہ سکی
خون کا وہ دیا ہے کرب و بلا

ربِ شبیرؑ تیرا جاذبؔ ہوں
اک مری التجا ہے کرب و بلا

زینۂ پارسا

ارضِ خاکِ شفا ہے کرب و بلا
ہر مرض کی دوا ہے کرب و بلا

پیکرِ لحنیت کر سے کہدو
صرف خوفِ خدا ہے کرب و بلا

کس کے قدموں میں ہے ریاضِ ارم
خونِ حُر ڈھونڈھتا ہے کرب و بلا

شائبہ تک نہیں جہنم کا
رحمتِ دو سرا ہے کرب و بلا

بامِ عرشِ بریں کی خاطر
زینۂ پارسا ہے کرب و بلا

کرب کی آنکھ بارگاہ امام
قصرِ جسمِ عزا ہے کرب و بلا

پردہ احساس ڈھانپنے کے لیے
غم زدوں کی ردا ہے کرب و بلا

زندگی روحِ مصطفےٰ کے لیے
کہاں خوف قضا ہے کرب و بلا

اک گنہگار اور خلدِ بریں
اُس کا آسرا ہے کرب و بلا

دل سے اپنا لیا ہے جاذبؔ نے
راہِ اہلِ ولا ہے کرب و بلا

احساس

سبطِ رسولؐ فاطمہؑ کے نور عین کا
ہر شخص معترف ہے جہاں میں حسینؑ کا
آمادہ ہوگیا ہے تو قتلِ حسینؑ پہ
احساس کب کیا ہے رسالتؐ کے چین کا

تفہیم دین

ذکرِ حمد و ثنا ہے کرب و بلا
رشکِ بیتِ خدا ہے کرب و بلا

صرصرِ ظلم کیا مٹائے گی
خون کا نقشِ پا ہے کرب و بلا

جو سناں کے گلاب سے مہکی
وہی بادِ صبا ہے کرب و بلا

تیرگی کا کہیں نشان نہیں
مہرِ نو کی ضیا ہے کرب و بلا

پڑھ رہا ہوں میں عرش کی تختی
اس پہ لکھا ہوا ہے کرب و بلا

کوئی تفہیم دین کو آئے
کب سے نغمہ سرا ہے کرب و بلا

دین قلاش ہو نہیں سکتا
دولتِ بے بہا ہے کرب و بلا

پھر گریزاں ہے ظلم زادوں سے
پھر سے بدلا ہوا ہے کرب و بلا

مصطفےٰ کے لہو سے تر ہے شفق
ارغوانی قبا ہے کرب و بلا

کور چشموں کو کیا نظر آئے
راہ تو دودھیا ہے کرب و بلا

عصرِ تو اب نجات کی خاطر
وحشتِ روزِ جزا ہے کرب و بلا

کوئی ذہنی مریض ہو جاذبؔ
صرف دارالشفا ہے کرب و بلا

شہرِ عزا

کہاں دشتِ قضا ہے کرب و بلا
ایک شہرِ عزا ہے کرب و بلا

کب برہنہ سری گوارا ہے
بیبیوں کی ردا ہے کرب و بلا

دستِ صحرا میں جو رچائی گئی
خون میں تر حنا ہے کرب و بلا

جانے والے پلٹ کے کب آئیں
رات دن جاگتا ہے کرب و بلا

نخل اُگتے ہیں آنسوؤں کے یہاں
مزرعۂ نینوا ہے کرب و بلا

دو گھڑی اپنے کان دھر تو سہی
بے نوا کی نوا ہے کرب و بلا

مفت میں منزلیں نہیں ملتیں
کرچیوں کی بُکا ہے کرب و بلا

ہیں معطر گلاب زخموں کے
عطرِ باغِ وفا ہے کرب و بلا

کیوں نہ رِم جھم ہو آنکھ میں جاذبؔ
مرثیہ کرب کا ہے کرب و بلا

ملوکیت شکنی

نہ اہلِ حق کی زمانے میں داستاں ہوتی
نہ بولنے کے لیے منہ میں زباں ہوتی
فقط حسینؑ نے کی ہے ملوکیت شکنی
وگرنہ دہر میں انسانیت کہاں ہوتی

۹

قریۂ حزنیہ

دین کا تجزیہ ہے کرب و بلا
ساعتِ فکریہ ہے کرب و بلا

شاہِ طیبہ شگفتہ دل ہے
کس قدر المیہ ہے کرب و بلا

کون ثابت قدم رہِ حق پہ
قوتِ فیصلہ ہے کرب و بلا

جس کا ہے پیر کاروانِ حسینؑ
خلد کا قافلہ ہے کرب و بلا

جس کے سُر تال میں ہے نغمۂ حق
مطربِ رزمیہ ہے کرب و بلا

پھل شہادت کا ہے لذیذ بہت
صبر کا ذائقہ ہے کرب و بلا

تیغِ قاتل سے کیا ہِرن ہوتا
اہلِ حق کا نشہ ہے کرب و بلا

جس کو حل کر سکیں نہ اہلِ خرد
ایسا کب فلسفہ ہے کرب و بلا

ہر گھڑی آنسوؤں کی رم جھم سے
قریۂ حزنیہ ہے کرب و بلا

سب دعائیں قبول ہوں گی تری
گر ترا واسطہ ہے کرب و بلا

جس کو ظالم عبور کر نہ سکے
اک وہی فاصلہ ہے کرب و بلا

ہم تو جاذبؔ ہیں پیروانِ نبیؐ
دن کا راستہ ہے کرب و بلا

آئینۂ کرب و بلا

اِک یہی تجربہ ہے کرب و بلا
دین کا مسئلہ ہے کرب و بلا

جھریاں دیکھ اپنے چہرے کی
رو برو آئینہ ہے کرب و بلا

ہے معطّے حسینؑ کی دھرتی
عرش کا مرتبہ ہے کرب و بلا

بیعتِ فسق و جبر کی نسبت
موت کا فیصلہ ہے کرب و بلا

شاہِ بطحا کی منزلوں کے لیے
مستقل راستہ ہے کرب و بلا

خونِ شہداء سے بول کر دیکھو
کب کوئی تخلیہ ہے کرب و بلا

تو مودّت کا پیروکار تو بن
سوچ کا زاویہ ہے کرب و بلا

بڑھ رہے ہیں قدم شہادت کے
جانے کیسا نشہ ہے کربؔ و بلا

سیدِ خُلد ہے علیؑ کا پسر
خُلد کا رابطہ ہے کرب و بلا

دینِ اسلام کی شریعت کا
کتنہٗ ضابطہ ہے کرب و بلا

جس کو پرکار دین نے کھینچا
زاویہ قائمہ ہے کرب و بلا

اہلِ حق نے کیا ہے طے جاذبؔ
ظلم سے فاصلہ ہے کرب و بلا

زینۂ قدس

قریۂ کربیہ ہے کرب و بلا
وقت کا سانحہ ہے کرب و بلا

فقر کا فکر گر مدینہ ہے
فقر کا تزکیہ ہے کرب و بلا

ڈھونڈھنا ہو جو صاحبِ معراج
عرش کا راستہ ہے کرب و بلا

مثلِ کعبہ ہے یہ شعائرِ دیں
خلد کا مرحلہ ہے کرب و بلا

کاش تیری سمجھ میں آجائے
نقشۂ رمزیہ ہے کرب و بلا

اس لیے پیٹتے ہیں سر اپنا
دین کا حادثہ ہے کرب و بلا

جو حق کے لہو سے جاری ہے
اک وہی سلسلہ ہے کرب و بلا

جس میں مظلومیت کے آنسو ہیں
غم کا وہ مرثیہ ہے کرب و بلا

پاس گر تشنۂ ذہانت ہے
قدس کا رابطہ ہے کرب و بلا

اب بھی میزانِ عدل کا جاذب
نوزنِ تجزیہ ہے کرب و بلا

خطیبِ نوکِ سناں

نبیؐ کا قلب جاں ہے خطیبِ نوکِ سناں
نبیؐ کی روحِ رواں ہے خطیبِ نوکِ سناں
بریدہ سر کی تلاوت کا تجزیہ تو کرو
نبیؐ حق کی زباں ہے خطیبِ نوکِ سناں

شبینہ کربلا کا

ہو چھلنی کیوں نہ سینہ کربلا کا
غم آگیں ہے مہینہ کربلا کا

لہو کے لاکھ دریا موجزن ہوں
نہ ڈوبے گا سفینہ کربلا کا

ستم کی آگ پانی ہوگئی ہے
گرا ہے یوں پسینہ کربلا کا

سناں کی احمریں انگشتری میں
دمکتا ہے نگینہ کربلا کا

بریدہ سر تلاوت کر رہے تھے
انوکھا تھا شبینہ کربلا کا

ہوا قلاش جب دین محمدؐ
تو کام آیا خزینہ کربلا کا

جو دیکھا کھود کر دہنِ نبیؐ کو
تو ہاتھ آیا دفینہ کربلا کا

ہوئے سنگِ جفا خود ریزہ ریزہ
نہ ٹوٹا آبگینہ کربلا کا

فرازِ عرش تک پہنچا وہی ہے
ملا ہے جس کو زینہ کربلا کا

حضورِ داورِ محشر چلی ہے
لہو مل کر سکینہ کربلا کا

شہادت ناز فرمائے گی جاذبؔ
جو آ جائے قرینہ کربلا کا

ایک شعر

حسینیت کی حقیقت ہے میرا سرمایہ
ولائے اہلِ مودّت ہے میرا سرمایہ

شاخسانہ کربلا کا

مسافر ہے روانہ کربلا کا
ہے سورج شامیانہ کربلا کا

محرم ہی نہیں مخصوص ماتم
ہمیشہ ہے زمانہ کربلا کا

جسے عرشِ معلّےٰ کہہ رہے ہو
وہی ہے آستانہ کربلا کا

رہی سادات کی ٹھوکر پہ بیعت
یہی ہے شاخسانہ کربلا کا

ستم اب چاٹتا ہے زخم اپنے
بلا کا ہے نشانہ کربلا کا

فلک کو یہ شرف حاصل نہیں ہے
زمیں پہ ہے ٹھکانہ کربلا کا

خدا بھی چاہتا تھا قرب شبیرؑ
بنا کر اِک بہانہ کربلا کا

سرِ مظلومؑ قرأت کر رہا ہے
ہے مظلومی ترانہ کربلا کا

فرشتے جن کی دربانی پہ نازاں
وہی تو ہے گھرانہ کربلا کا

ترستے ہی رہے ادیانِ عالم
نہ ہاتھ آیا خزانہ کربلا کا

خدا خوش ہے کہ محشر میں نبیؐ کو
ملے گا محنتانہ کربلا کا

ہمارے اشک ہیں لعل و جواہر
ہے آنکھوں میں خزانہ کربلا کا

بچھا کر اپنی پلکوں کی صفیں ہم
چنیں گے دانہ دانہ کربلا کا

یہاں چمکار ہے صیقلِ علی کی
مرا دل آستانہ ہے کربلا کا

سنوارے گیسوئے اسلام جاذبؔ
اٹھا کر میں نے شانہ کربلا کا

دو شعر

اہلِ حق نے دشت میں اپنائی ہے راہِ وفا
دیں بچانے کے لیے شہدا نے اپنا سر دیا
گرچہ سانسیں تیغِ ظالم کے حوالے ہو گئیں
لختِ زہراؑ نے مگر اسلام زندہ کر دیا

نرالا پن

کربلا کیا ہے مودت کا نرالا پن ہے
بیعتِ ظلم سے نفرت کا نرالا پن ہے

حکمرانی ہے دلوں پر مرے مولا کی سدا
دیکھیے طرزِ حکومت کا نرالا پن ہے

خونِ شبیرؑ کا ہر قطرہ ہے قرآن بہ لب
آج نیزے پہ تلاوت کا نرالا پن ہے

عشقِ شبیرؑ میں سجدوں کی طوالت قرباں
مرسلؐ دیں کی عبادت کا نرالا پن ہے

غزوۂ بدر کی رنگین علامت ہے حسینؑ
اس شہادت میں امامت کا نرالا پن ہے

اس شہادت میں خدا کی بھی رضا ہے شامل
کون سمجھے یہ مشیت کا نرالا پن ہے

سر بھی وہ کاٹا جہاں سینکڑوں سر جھکتے تھے
کس قدر نشۂ دولت کا نرالا پن ہے

زیرِ خنجر بھی عبادت کا سلیقہ ہے جدا
لبِ نیزہ بھی تلاوت کا نرالا پن ہے

خطبۂ بنتِ علیؑ لہجۂ حیدرؑ کی طرح
آج کوفہ میں خطابت کا نرالا پن ہے

راکبِ دوشِ نبیؐ دوشِ سناں کا راکب
اس میں تدبیرِ قیادت کا نرالا پن ہے

اپنا ہی خون بہاتے ہیں جو قرنی کی طرح
سبطِ سرورؐ سے محبت کا نرالا پن ہے

ہم جو ہر سال مناتے ہیں محرم جاذبؔ
یہ بھی تاریخِ شہادت کا نرالا پن ہے

فخرِ طور

کتابِ کرب و بلا پر عبور ہے کہ نہیں
حسینؑ وارثِ دینِ حضورؐ ہے کہ نہیں

سرِ صلیب، سرِ دار، بامِ نیزہ پر
سراجِ جلوۂ حق کا ظہور ہے کہ نہیں

جہاں بریدہ سری، ہم کلامِ یزداں ہو
وہ ارضِ کرب و بلا فخرِ طور ہے کہ نہیں

دمکتے خاورِ لوح و قلم کی کرنوں میں
جمالِ مصحفِ بین السطور ہے کہ نہیں

نظامِ دیں کا شجر جس سے بار آور ہے
وہ تیرے فکر کی ٹہنی پہ بور ہے کہ نہیں

جفا شعار نے برسائے اتنے سنگِ جفا
نبیؐ کا شیشۂ دل چور چور ہے کہ نہیں

تری نظر میں نہیں فلسفہ شہادت کا
جوارِ فکر میں تیرا قصور ہے کہ نہیں

چراغ جلنے لگے آنکھ کی منڈیروں پہ
غمِ حسینؑ کی کرنوں میں نور ہے کہ نہیں

جمال جس کا ہے تحت الثریٰ سے عرشِ علےٰ
تری خرد میں وہ نورِ حضورؐ ہے کہ نہیں

تری نظر میں نہیں گر بیاضِ کرب و بلا
علومِ دین میں تیرا قصور ہے کہ نہیں

جسے رسولؐ نے "انا من الحسین" کہا
اسی حسینؑ کا تجھ کو شعور ہے کہ نہیں

نبیؐ کی آل پہ اب بھی روا ہے جور و ستم
دماغِ جہل میں اب تک فتور ہے کہ نہیں

دیارِ شام میں سورج کا قتلِ عام ہوا
تمھاری ذات اُجالوں سے دور ہے کہ نہیں

بغیر اذن فرشتے جہاں پہ رُک جائیں
درِ بتولؑ کا تجھ کو شعور ہے کہ نہیں

ٹپک رہا ہے رگِ کربلا سے خوں جاذبؔ
یزید پیکرِ فسق و فجور ہے کہ نہیں

آئینہ سیرتِ رسولؐ

حسینؑ فکرِ شریعت کا زاویہ تو ہے
حسینؑ سیرتِ مرسلؐ کا آئینہ تو ہے
کوئی بھی تجھ سے زیادہ نہ محترم پایا
حسینؑ دین کا ہر ایک فیصلہ تو ہے

معراجِ سفر

خونِ شبیرؑ سحر ہے کہ نہیں
صبحِ نو کا یہ گجر ہے کہ نہیں

فرش سے عرشِ سناں تک آنا
ایک معراجِ سفر ہے کہ نہیں

اشکِ قلبِ نبیؐ پہ رخشاں
چشمِ زہراؑ کا قمر ہے کہ نہیں

ذہن کے صحن میں چھاؤں جس کی
وہ نبوت کا شجر ہے کہ نہیں

خونِ شبیرؑ سے یہ پھوٹی ہے
یہ شہادت کی سحر ہے کہ نہیں

جلوۂ حق ہے سرِ بامِ جفا
اہلِ بینش! کو خبر ہے کہ نہیں

سچ کہو خلد و جناں کا سردار
سرورِ دیں کا پسر ہے کہ نہیں

جو اُچھالا ہے سرِ نوکِ سناں
لختِ سرور کا جگر ہے کہ نہیں

جہاں اُگتی ہیں سروں کی فصلیں
کشتِ سرور کی خبر ہے کہ نہیں

جو نئی دھوپ میں ہے مثلِ شجر
کربلا اس کا ثمر ہے کہ نہیں

چن لیا صرف بہتر ۷۲ تن کو
دین کی گہری نظر ہے کہ نہیں

چشمِ حُر سے کوئی پوچھے جاذبؔ
کعبۂ دین کا در ہے کہ نہیں

قرأتِ سربریدہ

چشمِ سرورؐ کی خبر ہے کہ نہیں
دین پہ تیری نظر ہے کہ نہیں

سربریدہ کے لبوں پہ قرأت
روحِ اسلام امر ہے کہ نہیں

چار سو ماہِ نبیؐ کا جلوہ
دودھیا چاند نگر ہے کہ نہیں

ہیں لبِ دین پہ ضرباتِ ستم
ظلم یہ بارِ دگر ہے کہ نہیں

جلتے صحرا میں جو چھتنار ملا
وہ رسالت کا شجر ہے کہ نہیں

دیکھ گھر گھر پہ علم قائم ہے
حق کی یہ فتح و ظفر ہے کہ نہیں

پوچھ باطل کے قبائل سے کبھی
رسمِ شبیرؑ کا ڈر ہے کہ نہیں

صدفِ چشمِ عزا کا آنسو
ایک ناسفتہ گہر ہے کہ نہیں

ہے کٹھن دشتِ انا کی منزل
پاس کچھ رختِ سفر ہے کہ نہیں

کربلا نام ہے جس کا جاذبؔ
منزلِ دیں کا ڈگر ہے کہ نہیں

سواری

کسی کو فخر کہ وہ شہسوارِ فیل بنا
کسی کو کشتیِ مرغ ہی پیاری ہے
بتا رہی ہے مدینہ کی ہر گلی جاذبؔ
حسینؑ وہ ہے کہ جس کی نبیؐ سواری ہے

صحرا میں سائباں

شکست خوردہ جفاؤں کا حکمراں نکلا
حسینؑ شہرِ ستم گر میں کامراں نکلا

زمیں پہ اور بھی صابر جہاں میں آئے
حسینؑ صبر کی دنیا کا آسماں نکلا

کبھی مدینہ، حرم، کربلا و کوفہ و شام
مرے رسولؐ کا سورج کہاں کہاں نکلا

جھلس رہی تھی زمانے کو دھوپ عصیاں کی
فقط حسینؑ ہی صحرا میں سائباں نکلا

نبی کو ماننے والے صفِ عدو میں نہ تھے
نبیؐ کی شکل میں جب اکبرِ جواں نکلا

ستم کے ہاتھ بڑھے انہدامِ دیں کے لیے
حسینؑ قصرِ شریعت کا پاسباں نکلا

سلگ سلگ کے موذت کا حکم راکھ ہوا
نبیؐ کے خیمۂ نسبت سے جب دھواں نکلا

لہو کے سرخ مصلے پہ سجدۂ خالق
حسینؑ ذاتِ خودی کا بھی رازداں نکلا

جبینِ باطلِ دوراں عرق عرق دیکھی
امامِ حق تو شریعت کا پاسباں نکلا

بریدہ جسم، جگر پاش پاش، تیر و تبر
نبیؐ کے لختِ کا یہ کیسا امتحاں نکلا

ستم گروں نے جفاؤں کی انتہا کر دی
عدو کے سامنے جب خوبرو جواں نکلا

خود اپنے خوں سے بجھائی ہے پیاس خنجر کی
مرا حسینؑ ہی ظالم پہ مہرباں نکلا

جگر شگافتہ دیکھا نبیؐ اکرم کو
رہِ جہاد میں جس وقت بے زباں نکلا

کتاب عشق کے اوراق پر نظر جو پڑی
حسینؑ سرِ مشیت کا پاسباں نکلا

یزید فتح کے ملبے میں مر مٹا جاذبؔ
حسینؑ سر کو کٹا کر بھی کامراں نکلا

زبانِ سناں

مرے رسولؐ جسے نورِ عین کہتے ہیں
خود اپنا لختِ جگر دل کا چین کہتے ہیں
سناں کی سرخ زباں جس کے حق میں گن گائے
ستم نگر میں اسی کو حسینؑ کہتے ہیں

صدائے تسبیح

ذکرِ تسبیح کی صدا ہے حسینؑ
سجدۂ دین کی بقا ہے حسینؑ

ہر طرف روشنی حسینؑ کی ہے
خاورِ نورِ کبریا ہے حسینؑ

سن تو نغمۂ حسینؑ و منیٰ کا
قالبِ روحِ مصطفےٰ ہے حسینؑ

کسی قرآن فہم سے پوچھو
سرِ تفہیم ھل اتٰی ہے حسینؑ

ہیں تہجد گزار اشک مرے
میری آنکھوں کا رت جگا ہے حسینؑ

شبِ یلدا میں چاندنی جس کی
وہی مہتابِ کربلا ہے حسینؑ

ذہنِ عقبیٰ سنوارنے کے لیے
فکرِ محبوبِ انبیا ہے حسینؑ

حشر والو! یقینِ محکم ہے
ہم غریبوں کا آسرا ہے حسینؑ

جس کا پینا حلال ہے جاذبؔ
اولیا کی مئے ولا ہے حسینؑ

بحضورِ محسنِ انسانیت

تمام دہر میں انسانیت کا رہبر تو
نظامِ فکر کی دنیا کا اک مفکر تو
زمانہ پھر تری تدبیر کا ہے گرویدہ
حسینؑ عالمِ اقوام کا مدبر تو

گنجِ شائگاں

اِک گنجِ شائگاں ہے مودّت حسینؑ کی
دولت مجھے ملی ہے بدولت حسینؑ کی

بادِ صبا نے فاش کیا رازِ عنبرین
ہر ایک گلستاں میں ہے نزہت حسینؑ کی

کحلِ بصر کی مثل ہے اُس قافلے کی خاک
جس قافلے میں ہوگی قیادت حسینؑ کی

ہر ارضِ غم میں کالے علم ہیں گڑے ہوئے
قائم ہر آنکھ میں ہے ریاست حسینؑ کی

قرآں کا ذکر نوکِ سناں کی زبان پر
قرآن کی زبان پہ قرأت حسینؑ کی

سر بھی بلند، دینِ نبیؐ بھی بلند ہے
دیکھو تو کربلا میں فراست حسینؑ کی

قندیلِ نور نے رُخِ صرصر جھلس دیا
شعلہ فشاں ہے شمعِ شہادت حسینؑ کی

میں فکر کے عراق میں کرنے لگا سفر
شاید نصیب میں ہو زیارت حسینؑ کی

تفویض جو ہوئی ہے خدا کے رسولؐ سے
جاری ہے آج تک وہ شریعت حسینؑ کی

اِک بھی نبیؑ کی ارضِ معلّٰے نہ بن سکی
نبیوں سے بھی بلند ہے عظمت حسینؑ کی

زعمِ ملوکیت کے پرخچے اڑا دیے
دنیا میں بے مثال ہے جرأت حسینؑ کی

حماد اہلِ بیت پکارا گیا مجھے
میری شاگری میں ہے مدحت حسینؑ کی

تقسیم ہوگئی ہے ہر اک چشمِ کرب میں
اشکوں کی شکل میں ہے وراثت حسینؑ کی

میں کیسے اہلِ بیت کے دامن کو چھوڑ دوں
کوثر مرے علیؑ کا ہے جنت حسینؑ کی

کیسے خمیدہ سر ہو وہ، اغیار کے لیے
جس کے قلم نے کی ہو عبادت حسینؑ کی

کرنا کبھی نہ بھول کر بھی بیعتِ یزید
ہر وقت یاد رکھنا نصیحت حسینؑ کی

قربانیٔ حسینؑ ہے نبیوں کی اقتدا
ہے خوابِ ابراہیمؑ میں صورت حسینؑ کی

رحلِ سناں پہ قرأتِ خوں دیکھ کر لگا
"قرآن کر رہا ہے تلاوت حسینؑ کی"

جاذبؔ مرے نبیؐ کے نہیں، پیروکار وہ
ہے ثبت جن کے دل پہ کدورت حسینؑ کی

فضیلت حسینؓ

رنگین ہے لہو سے حکایت حسینؓ کی
محبوب کبریا سے ہے قربت حسینؓ کی

سچ پوچھیے حسینؓ کا قاتل یزید ہے
حکمِ یزید سے ہے شہادت حسینؓ کی

اشکوں کا ایک سیل ہے ہر آنکھ سے رواں
سینوں میں آج بھی ہے حرارت حسینؓ کی

اس کو درِ رسولؐ سے بیٹے عطا ہوئے
راہب کو راس آئی وکالت حسینؓ کی

مرکب نبیؐ قدس ہے راکب مرا حسینؓ
کتنی عظیم تر ہے فضیلت حسینؓ کی

اُلفت حسینؓ کی ہے ہر اک دل میں جاگزیں
ہے کتنی لازوال شہادت حسینؓ کی

ہے بیعتِ یزید شریعت کی جاں کنی
اور بیعتِ رسولؐ ہے بیعت حسینؑ کی

کرب و بلا میں سر تو بہتر کے کٹ گئے
ثابت قدم رہی ہے حمایت حسینؑ کی

ہر ایک قطرہ خون کا قرأت میں ہے مگن
اے دوستو عجیب ہے قرأت حسینؑ کی

کوفی جناب معاویہ کے پیروکار تھے
کوفہ میں چند روز ہے بیعت حسینؑ کی

جاذبؔ سجود میں ہے طوالت کا یہ سبب
درکار کبریا کو ہے راحت حسینؑ کی

بصیرتِ دین

نہ چشمِ حق میں بصیرت نہ روشنی ہوتی
اگر حسینؑ نہ ہوتے تو تیرگی ہوتی

صحابہ اور بھی موجود تھے مدینہ میں
یزیدیت سے کسی نے تو بات کی ہوتی

نہ جھکتا خم کبھی تختِ نبیؐ کے قدموں میں
اگر حسینؑ کے چہرے پہ بے رُخی ہوتی

گلاب رُخ پہ تماچے نہ پڑتے ظالم کے
عدو کے دل میں جو چاہت رسولؐ کی ہوتی

اگر یزیدی اُصولوں کا راج رہ جاتا
نبیؐ کے دین کی کچھ اور زندگی ہوتی

بلند کرتے نہ مولا صدائے "ینصرنا"
رُخِ حسینؑ پہ کچھ بھی جو برہمی ہوتی

نمی سے تر علی اصغر کے ہونٹ ہو جاتے
جو دشت میں شبِ عاشور شبنمی ہوتی

اگر عقیدۂ مرسلؐ سے کچھ لگاؤ تھا
ہمارے ساتھ تری بات مذہبی ہوتی

نشانہ بنتا نہ اکبر ستم ظریفوں کا
اگر رسولؐ کی تصویر اجنبی ہوتی

نظامِ مصطفوی گر قبول تھا جاذبؔ
تری رسولؐ کے بیٹے سے دوستی ہوتی

دو شعر

اس دور میں بھی شیخ کو اب تک ملال ہے
وارث نبیؐ کے دیں کی محمدؐ کی آل ہے
ابدی حیات دینِ محمدؐ کو مل گئی
قربانیٔ حسینؑ بہت لازوال ہے

سچائیوں کا مقالہ

ذہنوں کی تیرگی کا ازالہ حسینؑ ہے
عقبیٰ میں روشنی کا حوالہ حسینؑ ہے

جو تیغ کی زبان پہ جاری ہے آج تک
سچائیوں کا ایسا مقالہ حسینؑ ہے

اس کو کہو متاعِ رسالتؐ کا پاسباں
میرا رسولؐ چاند ہے ہالہ حسینؑ ہے

قرآن جس کے نطق تبسم کا نام ہو
ایسی صداقتوں کا حوالہ حسینؑ ہے

زخمِ گلاب کیسے کرے گا موازنہ
صحرائے دل میں اِک گلِ لالہ حسینؑ ہے

ٹکرا کے پاش پاش ہوئی ہے ملوکیت
اپنی انا میں کوہِ ہمالہ حسینؑ ہے

جو دیکھتا تھا دشتِ سناں میں ادائے رم
تھی موت جس کے گھر کی غزالہ حسینؑ ہے

تیغِ ستم نے جس کو لگایا ہے ہونٹ سے
صحرا میں خون کا وہ پیالہ حسینؑ ہے

تاریخِ کربلا ہے مرا اقتباسِ خوں
جاذبؔ مرے قلم کا رسالہ حسینؑ ہے

صدائے مظلوم

ہر اِک یوم، ہے عاشورہ
ہر اِک ارض ہے کرب و بلا
پھر مظلوم پکارا ہے
"ھل من ناصر ینصرنا"

قامتِ بالا

دنیائے تیرگی میں اُجالا حسینؑ ہے
سورج ہے جس کے پاؤں کا چھالا حسینؑ ہے

گردن اٹھائے ظلم تو دستار گر پڑے
انسانیت کی قامتِ بالا حسینؑ ہے

جس کے لہو سے اب بھی معطر ہے کربلا
خوشبو کو جس نے سانس میں ڈھالا حسینؑ ہے

تاریخ نے کہا کہ تجھے کون ہے پسند
میں نے کہا کہ سب سے نرالا حسینؑ ہے

راضی ہے تو رسولؐ کے قدموں میں بیٹھ کر
دوشِ نبیؐ پہ بیٹھنے والا حسینؑ ہے

کیسے ستم شعار کو کرتا وہ بد دعا
خیرالبشر کی گود کا پالا حسینؑ ہے

اب بھی کتابِ دینِ مبیں کا ورق ورق
گہری نظر سے دیکھنے والا حسینؑ ہے

حق کے خلاف کیسے کھلے گی کوئی زباں
ظلم و ستم کے ہونٹ کا تالا حسینؑ ہے

منظر عجب ہے خون کی بارش کے بعد کا
قوسِ قزح کی ابھریں مالا حسینؑ ہے

جاذبؔ یہ بات اہلِ جفا جانتے بھی تھے
نوکِ سناں پہ جس کو اُچھالا حسینؑ ہے

دو شعر

اشکوں کا ایک سیل ہے ہر آنکھ میں رواں
سینوں میں کس قدر ہے حرارت حسینؑ کی
سچ ہے مرے حسینؑ کا قاتل یزید ہے
حکمِ یزید سے ہے شہادت حسینؑ کی

قتیلِ عبرت

ہر آنکھ اشک بار ہے قتلِ حسینؑ پر
قاتل بھی بے قرار ہے قتلِ حسینؑ پر

اصحابِ کہف سے بھی زیادہ ہوئے ستم
ہر سمت خلفشار ہے قتلِ حسینؑ پر

مرسلؐ نے سر میں خاک رمائی ہے دوستو
جبریل سوگوار ہے قتلِ حسینؑ پر

اک پیکرِ ستم نے کچھ ایسے ستم کیا
ہر شخص اشک بار ہے قتلِ حسینؑ پر

کیوں کر نہ خاک وخون میں غلطاں ہوں نبیؐ
مرسلؐ کا دل فگار ہے قتلِ حسینؑ پر

اک کھلبلی سی مچ گئی عہدِ یزید میں
لوگوں میں خلفشار ہے قتلِ حسینؑ پر

کوئی تو شخص پوچھتا خونبار چرخ سے
یہ کیسی آبشار ہے قتلِ حسینؑ پر

دیکھو بوقتِ عصر ہے سورج گہن زدہ
سورج بھی غم گسار ہے قتلِ حسینؑ پر

کس وقت ٹوٹتا ہے یہ افلاک دوستو
لوگوں کو انتظار ہے قتلِ حسینؑ پر

جاذبؔ نصیب اس کا جہنم زدہ ملا
جو شخص کام گار ہے قتلِ حسینؑ پر

ایک شعر

صحرا میں دستِ خوں سے جو شہدا نے لکھ دیے
انسانیت کے ایسے اصولوں کی بات کر

رفعت والے

حرمت والے عزت والے
آلِ نبیؐ ہیں عظمت والے

ان کے لب آیات حدیثیں
شاہِ زمن کی سیرت والے

ان سے دور نجاستِ دنیا
آلِ رسولؐ طہارت والے

ان کا رستہ سیدھا رستہ
یہ شہزادے جنت والے

ان کا تمغہ اہلِ کساء بھی
یہ ہیں اجرِ رسالتؐ والے

ان سے مچلے شانۂ مرسلؐ
یہ ہیں لوگ مودّت والے

ان کی باتیں درسِ خودی ہیں
خودداری کی حکمت والے

ان کی منزل سچائی ہے
یہ ایمان صداقت والے

ان کی راتیں ذکرِ تہجد
یہ ہیں زہد عبادت والے

ان کی سمتیں نورِ بصارت
باصرِ دین بصیرت والے

ان کے جلوے دھرتی دھرتی
خاورِ عقبیٰ رفعت والے

ان سے لیں گے روشنی جاذبؔ
یہ ہیں نورِ نبوت والے

اوجِ سناں

دین اسلام کی فطرت والے
آلِ رسولؐ شریعت والے

اہلِ حق ہیں حق، پیکر ہیں
اہلِ حق کی نصرت والے

بانٹ رہے ہیں عطرِ شریعت
دشت میں فقر وقناعت والے

خاک اور خون کی تفسیریں ہیں
پاک رسولؐ کی سیرت والے

کٹ کر بھی ہیں اوجِ سناں پہ
سبطِ رسولؐ حمیت والے

بکھر گئے ہیں خوشبو خوشبو
گلشن گلشن فرحت والے

جانِ فخرِ یدِ بیضا ہیں
شمس الضحیٰ کی طینت والے

پیکر ہیں تسلیم و رضا کا
ہادیٔ دین شہادت والے

یہ مصداق ہیں "انعمت" کے
یہ سردار ہیں نعمت والے

جو ڈٹ جائیں دین کی خاطر
وہ ہیں جاذب ہمت والے

سفیرِ عرشِ قلم

افلاکِ منقبت کا ہوں بدرِ منیر میں
تنویرِ اہلِ بیت سے ہوں مستنیر میں
سبطِ نبی کی مدح میں معراج ہو گئی
سچ پوچھیے تو عرشِ قلم کا سفیر میں

قتیلِ دشتِ ستم

سمٹ گئے مرے اشکوں سے فاصلے تیرے
رواں ہیں آنکھ کے صحرا سے قافلے تیرے

تو بابِ علم کا سدرہ وقار بیٹا ہے
کہ جبرائیلؑ نے چھانے ہیں مکتبے تیرے

تو ایسا پیڑ کہ آندھی لہو کی کانپ گئی
پہاڑ سے کہیں مضبوط ہیں تنے تیرے

اگر میں تیرے کفِ پا کا تذکرہ چھیڑوں
ملیں گے مُہرِ نبوت سے سلسلے تیرے

ہزار موڑ سے پہنچے ہیں اولیا تجھ تک
ہزار سمت میں پھیلے ہیں راستے تیرے

حرم سے آتی ہیں چھن کر تجلیاں تیری
حرم کی آنکھ میں روشن ہیں قمقمے تیرے

ملا ہے ان کی چمک سے نشان منزل کا
ستارے بن گئے پاؤں کے آبلے تیرے

ترے لہو سے شفق کی فرات تک جاذب
ہر ایک رنگ سے بنتے ہیں دائرے تیرے

باگ ڈور

آمر سنبھالتے ہیں حکومت کی باگ ڈور
اصحاب کے لیے ہے خلافت کی باگ ڈور
رئیسؔ تھما کے مرسلِ حق نے یہی کہا
دستِ حسینؑ میں ہے رسالت کی باگ ڈور

زبانِ سناں

دیارِ دین میں روشن ہیں راستے تیرے
لہو کے دشت میں اُترے ہیں قافلے تیرے

فصیلِ چشم پہ جلتے ہیں آنسوؤں کے چراغ
زبانِ ماہِ محرم پہ مرثیے تیرے

ہر آنکھ کرتی ہے رو رو کے تعزیت تیری
ہر ایک دوش پہ اُٹھتے ہیں تعزیے تیرے

علم کے سبز لبوں پر بھی تیرے قصے ہیں
سناں کی سرخ زباں پر بھی تذکرے تیرے

ہر اک گلاب میں خوشبو تری شہادت کی
ہر اک کتابِ گلستاں میں ضابطے تیرے

محیط ہے ترا چرچا دلوں کی محفل میں
ہیں دھڑکنوں میں بھی برپا مسالے تیرے

کتاب اُتری ہے میرے نبیؐ کے سینے پر
جلی حروف میں ہیں اس پہ حاشیے تیرے

لہو کے ایک ہی دھارے نے اس کو دھو ڈالا
ستم کی گرد سے میلے تھے آئینے تیرے

عجیب رنگ سے اُجڑی ہے کائنات تری
پیمبروں سے بھی دشوار مرحلے تیرے

یزید اُٹھتے رہے ہیں ہر اک زمانہ میں
مگر کہاں سے کوئی لائے حوصلے تیرے

زمانہ ہے انھیں سمتوں پہ گامزن جاذب
بنائے قوس و قزح نے جو زاویے تیرے

لہو میں تر

جو ئے سناں میں تیرتا سر ہے لہو میں تر
یہ کس کے غم میں دیدۂ تر ہے لہو میں تر

ہر قریۂ بلا میں بلاؤں کا شور ہے
سارے کا سارا کرب نگر ہے لہو میں تر

برسی ہے آج ٹوٹ کے ناوک فگن گھٹا
تنہا مرے حسینؑ کا گھر ہے لہو میں تر

زنجیر زن ہے حلقۂ گرداب کس لیے
ہیں لہریں سینہ کوب، بھنور ہے لہو میں تر

پھولی پھلی رہے گی تری شاخ فاطمی
دائم حسینیت کا شجر ہے لہو میں تر

اے شامِ کربلا تری مظلومیاں، بخیر
زخمی ہے میری شامِ سحر ہے لہو میں تر

جاذبؔ ہو خیر کشتیٔ آلِ رسولؐ کی
طوفانِ غم کا مدوجزر ہے لہو میں تر

پیغامِ محرم

نافذ کرے قرآن کے احکام محرم
ہر دور میں اسلام کا ہے نام محرم
احکام یزیدی کی نہ تم پیروی کرنا
ہر سال یہ دیتا رہا پیغام محرم

شمعِ مودّت

تو رہِ حق پہ چلے یا نہ چلے
سچ کے قالب میں ڈھلے یا نہ ڈھلے

کوبرا سانپ ہے اک فکرِ یزید
آستینوں میں پلے یا نہ پلے

نغمۂ حق ہے سرِ نوکِ سناں
جو سماعت میں ڈھلے یا نہ ڈھلے

زیرِ خنجر بھی روا ہو سجدہ
شر گردن سے ٹلے یا نہ ٹلے

شام تو شام ہے سورج کا لہو
اپنے چہرے پہ ملے یا نہ ملے

گلِ زہراؑ کی مہکتی خوشبو
تری سانسوں میں ڈھلے یا نہ ڈھلے

رسمِ شبیرؑ کو جاری رکھنا
کوئی ہمراہ چلے یا نہ چلے

غم مظلوم ہے پلکوں کی سحر
دیپ اشکوں کا جلے یا نہ جلے

نینوا نین کا جل تھل رکھنا
کرب کا تھل پھلے یا نہ پھلے

سبطِ مرسلؐ کی شہادت پہ کوئی
کفِ افسوس ملے یا نہ ملے

اشک ہیں ماہِ محرم میں رواں
ذکرِ مظلوم چلے یا نہ چلے

جل اُٹھی شمعِ مودّت جاذبؔ
کوئی پروانہ جلے یا نہ جلے

کعبۂ دیں

فکر، غم خوار کرے یا نہ کرے
کرب سے پیار کرے یا نہ کرے

دین کی رہ میں کوئی مثلِ حسینؑ
وقف گھر بار کرے یا نہ کرے

کعبۂ دیں ہے برِ کرب و بلا
کوئی اقرار کرے یا نہ کرے

چشمِ دجلہ سے اُچھلتا پانی
غم کا اظہار کرے یا نہ کرے

کوئی آئے تو سہی حُر کی طرح
جان ایثار کرے یا نہ کرے

ہیں فلک بوس آج قصرِ جفا
وقت مسمار کرے یا نہ کرے

کرب کی شاخ پہ کچھ زخموں کو
آنکھ گلنار کرے یا نہ کرے

کوئی زہراؑ کے پسر کا ماتم
سرِ بازار کرے یا نہ کرے

دشت میں قلبِ نبیؐ کے ٹکڑے
تیغ خونخوار کرے یا نہ کرے

آمرِ وقت نبیؐ کی توہین
سرِ دربار کرے یا نہ کرے

ذکرِ شبیرؑ میں ہیں اشک رواں
آنکھ اذکار کرے یا نہ کرے

شاہیِ تختِ ستم سے جاذبؔ
خود کو بیزار کرے یا نہ کرے

قلبِ زہراؑ

حق کا اظہار کرے یا نہ کرے
تو سرِ دار کرے یا نہ کرے

فکرِ ظالم سے ہے سب کو نفرت
کوئی اقرار کرے یا نہ کرے

پیکرِ خلد جسے کہتے ہیں
بیعت نار کرے یا نہ کرے

درِ ابلیس لعیں پہ سجدہ
کوئی خوددار کرے یا نہ کرے

قلبِ مرسلؐ کے ہوئے ہیں ٹکڑے
کام تلوار کرے یا نہ کرے

راستے میں ہیں کئی سنگِ جفا
کوئی ہموار کرے یا نہ کرے

پیکرِ دین تو ہے سجدہ میں
شمر اصرار کرے یا نہ کرے

آمرِ وقت کی شاہی سے کوئی
دل سے انکار کرے یا نہ کرے

قتلِ شبیرؑ پہ سونے والا
خود کو بیدار کرے یا نہ کرے

دشمنِ دینِ نبیؐ سے پرسش
کوئی مختار کرے یا نہ کرے

ظلم زادوں کے ستم سے ہم کو
تو خبردار کرے یا نہ کرے

کوئی بوذر کی طرح ربذہ میں
پیش معیار کرے یا نہ کرے

سبطِ سرورؐ کی طرح تو اپنا
پیش کردار کرے یا نہ کرے

کوئی بھی اپنے لہو سے تعمیر
دیں کا مینار کرے یا نہ کرے

ذکرِ مظلوم کسی کو جاذب
غم سے دوچار کرے یا نہ کرے

رجزیان

نظر تمھاری اگر ہو "حسینؑ دشمنی" پر
تمھارا ذہنِ رسا پھر تو سو نہیں سکتا
بتایا نوکِ سناں پر کٹے ہوئے سر نے
مرے رسولؐ کو رجزیان ہو نہیں سکتا

توقیر میں ہے

سرِ قرآن شہِ دین کی تدبیر میں ہے
ضابطہ دین کا قرآن کی تنویر میں ہے

لوگ تو نغمہ و جھنکار پہ سر دھنتے ہیں
چیخ کب سنتے ہیں جو کرب کی زنجیر میں ہے

ناوکِ جور پریشان ملا ترکش میں
کوئی تو بات ہے جو قامتِ بے شیر میں ہے

ظلم کی آنکھ جو اٹھے گی تو ہوگی خیرہ
اک چمکتا چاند ابھی چادرِ تطہیر میں ہے

دو گھڑی چین تو کر خنجرِ بطلانِ ستم
سرِ اسلام ابھی سجدۂ شبیر میں ہے

پیکرِ دین کی توہین پہ سوچا ہوتا
دین تو بولتے قرآن کی توقیر میں ہے

سرِ شبیرؓ سناں پر ہے تلاوت میں مگن
سرِ شبیرؓ کہاں جبر کی تسخیر میں ہے

لختِ عمران کو سجدہ میں ستائے گا ستم
شر کا فیصلہ جو دفترِ شمشیر میں ہے

آج تک جس کو رہائی نہ ملی ہے جاذبؔ
اک وہی قافلہ بطلان کی تعزیر میں ہے

تین اشعار

حضرت شبیرؓ کی دہلیز پر جھک جائے گا
جس بشر کو ہوگی رغبت دین اور ایمان سے
نقش ہے لوحِ خرد پر مدحتِ آلِ عبا
صرف مجھ کو ہے عقیدت انسپ عمران سے
کس قدر احسان ہے یہ حضرت شبیرؓ کا
ہے مری تصنیف جاذبؔ ایک ہی عنوان سے

صباحتِ چشم

چشمِ شاعر سے اگر دوشِ رسالت دیکھوں
میں جگر گوشۂ مرسلؐ کی وجاہت دیکھوں

برجِ امروز پہ خورشیدِ ولایت تو ہے
دور تک تیرے اُجالوں کی صباحت دیکھوں

نابغۂ ذہن نہ کیوں کر کریں تصدیق تری
میں تری فکرِ شریعت میں صداقت دیکھوں

نئی سوچوں کی منڈیروں پہ تجلی تیری
ہر طرف میں ترے جلووں کی سراحت دیکھوں

قافلہ دینِ محمدؐ کا ہے عقبیٰ کو رواں
میں سرِ نوکِ سناں تیری قیادت دیکھوں

لوگ جب دین کی تضحیک پہ خاموش رہے
ظلم زادوں سے فقط تیری کدورت دیکھوں

کون ہے تیرے سوا جس کا نبیؐ مرکب ہو
شانۂ سرورِ دیں پر تری عظمت دیکھوں

چہرۂ دین میں اک تیرے خدوخال ملے
چہرۂ دین میں اک تیری شباہت دیکھوں

دور تک میری نگاہوں نے مسافت کی ہے
دور تک پھیلا ہوا نخلِ مودّت دیکھوں

غور سے دیکھا جو آئینہ اسلام کبھی
منعکس اس میں تری صورت وسیرت دیکھوں

جو بھی مسلم ہے وہ جنت کا جتن کرتا ہے
میں تو جنت میں تجھے سیدِ جنت دیکھوں

رنگِ کردارِ ستم، شام کی صورت تیرہ
مہ تاباں کی طرح اک تری صورت دیکھوں

ہے ترا درسِ عمل فکرِ رسالت جیسا
دینِ اسلام میں پھر تیری ضرورت دیکھوں

دشتِ پُرخار کہا جس کو ستم زادوں نے
میں اسی دشت کو گلزارِ شریعت دیکھوں

میں نظر آتا ہوں اِک ریت کے ذرّے کی طرح
"قصرِ زینبؑ" میں اگر حفظِ مراتب دیکھوں

نوکِ نیزہ سرِ مظلوم نہیں ہے جاذب
ضوفشاں اس پہ میں خورشیدِ قیامت دیکھوں

ذکرِ حسینؑ

ہم پہ کھلا خرد کی نئی روشنی کے بعد
بس مصطفیٰ کی ذات ہے ذاتِ جلی کے بعد
"انا من الحسینؑ" کی تفسیر ہے یہی
ذکرِ حسینؑ فرض ہے ذکرِ نبیؐ کے بعد

رہِ حسینؑ

سجودِ خالقِ امکاں میں سر جھکاتے ہیں
ہر ایک شمرِ زمانہ کو آزماتے ہیں

لہو کے سُرخ سفر میں بجائے دیں کے لیے
حسینیت کے قدم سے قدم ملاتے ہیں

ستم کی تیز ہواؤں سے جو نہیں بجھتے
وہی تو دیپ سروں کے جلائے جاتے ہیں

ستم گروں سے کہو! حُر مزاج ہیں ہم لوگ
رہِ حسینؑ میں ہر اِک قدم بڑھاتے ہیں

یزید پیکرِ باطل، حسینؑ پیکرِ حق
یہی سبب ہے محرم منائے جاتے ہیں

صدائے نغمۂ حق لا الٰہ الا اللہ
سفیرِ عرشِ سناں حق کے گیت گاتے ہیں

غمِ حسینؑ کی ضوپاش روشنی کے طفیل
ہزاروں تیرہ شبی سے نجات پاتے ہیں

اسی لیے تو کھلے ہیں محاذ آندھی کے
دیے عزا کی منڈیروں پہ جگمگاتے ہیں

دیارِ غم سے جو گونجے صدائے "ینصرنا"
جو حُر مزاج ہیں فوراً لپک کے آتے ہیں

ہے ایک زلزلہ بنتِ رسولؐ کا خطبہ
تمام قصرِ ستم کار تھرتھراتے ہیں

ہو کاظمین کہ مشہد، مدینہ ہو کہ نجف
رسولؐ دیں کے دیے سے دیا جلاتے ہیں

کوئی تو خنجرِ قاتل سے پوچھتا جاذبؔ
ہیں کون لوگ جو سجدوں میں سر کٹاتے ہیں

میری غزل حسینؑ مرا

لہو کی جھیل میں ہنستا کنول حسینؑ مرا
بیاضِ غم میں عزائی غزل حسینؑ مرا

نہ کوئی اس کا احاطہ نہ کوئی اس کی حدیں
ابد حسینؑ مرا ہے ازل حسینؑ مرا

وہ کربلا میں سنہری گھڑی شہادت کی
قبولیت کا وہی ایک پل حسینؑ مرا

اسی کے درد نے کھولی گرہ مسائل کی
تمام عقدۂ گیتی کا حل حسینؑ مرا

یزیدیت تھی زمانے میں ایک برف کی سِل
کبھی نہ پھسلا، رہا ہے اٹل حسینؑ مرا

کوئی یزید نہ اُٹھے گا پھر زمانے میں
یزیدیت کا ہے ردِ عمل حسینؑ مرا

ستم کی لُو سے کسی وقت بھی نہ گھبرایا
نبوت ایک ہرا پیڑ پھل حسینؑ مرا

میرا لہو مری زنجیر کی ہے قوسِ قزح
غیور ہوں مرے ماتھے کا بل حسینؑ مرا

نہ کوئی خوفِ جہنم نہ فکرِ پرسش ہے
کہ حشر میں مری فردِ عمل حسینؑ مرا

کیا ہے اس نے رسالت کو سرخرو جاذبؔ
مرے رسولؐ کا نعم البدل حسینؑ مرا

ایک شعر

تاریخ جو لکھی گئی خونِ حسینؑ سے
وسعِ ستم سے پھر نہ وہ تحریر مٹ سکی

نیا فیصلہ

یہ دور فیصلہ تحریر کرنے والا ہے
یزید بیعت شبیرؑ کرنے والا ہے

کلامِ پاک کو نیزوں پہ ٹانگنے والو!
سناں پہ سر نئی تفسیر کرنے والا ہے

وہ ایک شخص کہ جس کا ہے پیاس پر قبضہ
محل فرات پہ تعمیر کرنے والا ہے

اسی کے نام کا پرچم بلند کرتا ہوں
جو تیرگی کو بھی تنویر کرنے والا ہے

وفا میں اس کی تحیر نوازیاں دیکھو
جو آئینے کو بھی تصویر کرنے والا ہے

وفا حسینؑ کو عظمت کے عرش پر لائی
ستم یزید کی تشہیر کرنے والا ہے

یزید و شمر کے دربار کانپ اٹھے ہیں
یہ کون ہاشمی تقریر کرنے والا ہے

کلام پاک کا ہر ایک حرف پاکیزہ
تلاوت سرِ شبیرؑ کرنے والا ہے

نظر میں شام کے منظر ضرور آئیں گے
بیاں وہ خواب کی تعبیر کرنے والا ہے

وہ جس نے رام کیا ہے خدا کے بندوں کو
وہی خدا کی بھی تسخیر کرنے والا ہے

وہ بوتراب ہے اس کی نظر کے کیا کہنے
وہی تو خاک کو اکسیر کرنے والا ہے

اسے خلافتِ ارضی کا حق نہیں جاذبؔ
حسینیت کی جو تکفیر کرنے والا ہے

زبانِ آرزو

میں عہدِ شر میں قتلِ ملوکیت چاہوں
ہوں اہلِ بیت کا شاعر حسینیت چاہوں

سناں کی نوک پہ سچائیاں بکھیروں گا
نہ مصلحت سے گزاروں نہ مصلحت چاہوں

جہاں حسینی اُصولوں کی راجدھانی ہو
نفاذِ حق کے لیے ایسی مملکت چاہوں

یہ وہ متاعِ گراں ہے جو چھن نہیں سکتی
غمِ حسینؑ کے بدلے نہ بخشش جنت چاہوں

مری بہشتِ عقیدت تو دیارِ مظلوماں
میں کربلائے معلّٰی کی شہریت چاہوں

خدا کا گھر تو نہیں ہے یزید کا دربار
سرِ حسینؑ کی کیوں کر شمولیت چاہوں

وہ تخت کوفہ ہو یا شام کا کٹہرہ ہو
بلا دھڑک شہ والا کی تمکنت چاہوں

میں کربلا کے اُفق کا ہوں مہرِ تابندہ
شبِ ستم سے ہمیشہ مخالفت چاہوں

کیا ہے اس لیے سوچوں کو خون میں لت پت
زبانِ تیغ سے مولا کی منقبت چاہوں

فقط یہ دیر و کلیسا کی بات ہی تو نہیں
جہاں نہ ذکرِ علیؑ ہو میں معذرت چاہوں

صفِ دبیر میں شامل ہوں ایک مدت سے
درِ حسینؑ سے اپنی قبولیت چاہوں

محرم ایک بڑا احتجاج ہے جاذب
میں چاک چاک قبائے یزیدیت چاہوں

بارگاہِ امام الصابرین

تری جنت میں آنا چاہتا ہوں
سکونِ قلب پانا چاہتا ہوں

گلابِ کربلا کی سوندھی خوشبو
سماعت میں رچانا چاہتا ہوں

جو رائج ہیں امامت کے نگر میں
وہی سکے چلانا چاہتا ہوں

رہیں روشن شہادت کی فصیلیں
چراغِ جاں جلانا چاہتا ہوں

ترے قدموں میں منزل خلد کی ہے
ترے قدموں میں آنا چاہتا ہوں

مودّت کے جو قد سے بڑھ رہے ہیں
وہی سایے گھٹانا چاہتا ہوں

عقیدت کے اُفق پر چاندنی ہو
مہِ فردوس لانا چاہتا ہوں

ہیں کتنے ذہن خوابیدہ جہاں میں
انھیں پھر سے جگانا چاہتا ہوں

مثالِ حُر مرے سر میں ہے سودا
میں سر کو آزمانا چاہتا ہوں

نہ پھر کوئی شمر خنجر بکف ہو
ستم گر کو مٹانا چاہتا ہوں

نئے بت آ گئے کعبہ میں جاذبؔ
بتوں کو پھر گرانا چاہتا ہوں

نظامِ شمس

نئی شمعیں جلانا چاہتا ہوں
ہوائیں آزمانا چاہتا ہوں

ہر اک ظلمت مٹانا چاہتا ہوں
حسینی شمس لانا چاہتا ہوں

تلاطم خیز ہیں لہریں جفا کی
سفینوں کو بچانا چاہتا ہوں

لبِ قرآن پہ جو گونجتے ہیں
وہ نغمے گنگنانا چاہتا ہوں

مثالِ گل نبیؐ کے گلستاں میں
ہمیشہ مسکرانا چاہتا ہوں

جو بامِ مصطفےٰؐ پہ لہلائے
وہی پرچم اٹھانا چاہتا ہوں

شہید کربلا اب اپنی سانسیں
ترے در پہ بتانا چاہتا ہوں

در شبیرؑ ہی خلدِ بریں ہے
زمانے کو بتانا چاہتا ہوں

طے زینہ جو بامِ منقبت کا
خود اپنا قد بڑھانا چاہتا ہوں

میں جاذبؔ مدحتِ آلِ عبا میں
قلم کا سر جھکانا چاہتا ہوں

تین اشعار

کچھ ایسے اُمڈتے رہے ہمشیر کے آنسو
ہر شخص کی آنکھوں میں شبیرؑ کے آنسو
کیوں ظلم کے دربار میں عریاں سری ہے
پونچھے تو کوئی چادرِ تطہیر کے آنسو
حرمل سے کہو تیر کو ترکش سے نہ کھینچے
ہیں پیاس کے رُخسار پہ بے شیر کے آنسو

ترانۂ مناقب

مناقب کا خزانہ چاہتا ہوں
رسالت کا گھرانہ چاہتا ہوں

نمازِ پنجتن کی روشنی میں
سکونِ پنجگانہ چاہتا ہوں

جہاں مسکن ہے آلِ مصطفیٰ کا
وہیں کا آب و دانہ چاہتا ہوں

قلم کے ہونٹ پر ذکرِ عبا ہو
عقیدت کا فسانہ چاہتا ہوں

یزیدی کارواں بیعت کا طالب
مزاجِ باغیانہ چاہتا ہوں

جھکا ہو سر درِ آلِ عبا پر
کوئی ایسا بہانہ چاہتا ہوں

ہے دل میں جذبۂ ابنِ مظاہر
شہادت کا ترانہ چاہتا ہوں

ہو پھر آباد مرسلؐ کا گھرانہ
کوئی ایسا زمانہ چاہتا ہوں

زمانہ خواہشِ زر کر رہا ہے
عقائد کا خزانہ چاہتا ہوں

میں دہلیزِ حسینؑ ابنِ علیؑ سے
قلم کا محنتانہ چاہتا ہوں

سلگتی دھوپ ہے عصیاں کی ہر سو
سروں پہ شامیانہ چاہتا ہوں

میں جاذبؔ آج بھی ہر اک زباں پہ
مودّت کا ترانہ چاہتا ہوں

رو پڑتا ہوں

جو مظلوم پہ ظلم کمائے رو پڑتا ہوں
کرب و بلا کی یاد جو آئے رو پڑتا ہوں

گل کا موسم، ہاڑ کی گرمی، تپتی ریت
کوئی کلی کھل کر مرجھائے رو پڑتا ہوں

پیاس کا صحرا، آلِ پیمبرؐ، کرب نگر
ابر کوئی سر پہ منڈلائے رو پڑتا ہوں

عکسِ نبیؐ، کڑیل شہزادہ، اِک برچھی
کوئی جوانی من کو بھائے رو پڑتا ہوں

بھیگتی پلکیں، ٹپ ٹپ آنسو، اک دلہن
جب مہندی ہاتھوں میں رچائے رو پڑتا ہوں

بکھری خوشیاں، آنکھیں گریاں، اِک دُلہا
جب بھی سہرے سر پہ سجائے رو پڑتا ہوں

بہتا دریا، سوکھی چھاگل، اسپ وفا
دور علم کوئی لہرائے رو پڑتا ہوں

شامِ غریباں، جلتے خیمے، سرخ دھواں
کوئی گھر میں آگ جلائے رو پڑتا ہوں

موسمِ گلگلوں، شاخِ شجر، ننھے طائر
کوئی شکاری تیر چلائے رو پڑتا ہوں

نازک ہاتھوں، میں ہتھکڑیاں، طوق و الم
زنجیروں میں قیدی آئے رو پڑتا ہوں

جلتا سورج، چبھتے نیزے، جسم نحیف
دھوپ جو اپنے پر پھیلائے رو پڑتا ہوں

شام کی ظلمت، تیرہ تربت، معصومہ
جب ڈھلتے ہیں شام کے سائے رو پڑتا ہوں

خون میں لت پت، پیارا بھائی، ایک بہن
بین سنائے نیر بہائے رو پڑتا ہوں

زخمی ممتا، ننھا بچہ، اِک جھولا
جاذبؔ ماں لوری جو سنائے رو پڑتا ہوں

چراغِ مصطفویؐ

دیارِ شام میں دیکھی عجیب بوالعجبی
حرم کی سمت اٹھا اک شرارِ بولہبی
ردائے بنتِ علیؑ آپ بن گئی فانوس
یزید کیسے بجھاتا چراغِ مصطفویؐ

قدم قدم حسینیتؑ

ستم ستم یزیدیت، کرم کرم حسینیت
حذر حذر یزیدیت، نعم نعم حسینیت

یزید و شر پرفسوں، دل و نظر، زبوں زبوں
طرب طرب ملوکیت، الم الم حسینیت

ہے آفتاب ظلم شق، بلند بام دینِ حق
سناں سناں لہو لہو، علم علم حسینیت

سرِ یزید فرش پر، سرِ حسینؑ عرش پر
نگوں نگوں یزیدیت، حشم حشم حسینیت

جفا کا رنگ زرد ہے، وفا لہو نورد ہے
تبر تبر ہے آمری، قلم قلم حسینیت

یزید و شر مٹ گئے ستمگری میں پٹ گئے
خزاں خزاں شہنشہی، کرم کرم حسینیت

یزید وقت نار میں حسینؑ خلد زار میں
حزیں حزیں یزیدیت، نعم نعم حسینیت

کتابِ کربلا کا بھی عجیب پیش لفظ ہے
ہے اشک اشک سرورق، الم الم حسینیت

شہید ہے جسد جسد یہ سلسلہ ابد ابد
ازل ازل پیمبری، جنم جنم حسینیت

خدا کی بارگاہ میں رسولؐ کی نگاہ میں
جناں جناں حسینیت، نعم نعم حسینیت

یہ دہر پل صراط ہے یہ راہِ احتیاط ہے
جگہ جگہ یزیدیت، قدم قدم حسینیت

لڑی جو شاہِ بحر و بر وہ جنگ جاذبِ نظر
عرق عرق ملوکیت، حشم حشم حسینیت

سراجِ سحر

نبیؐ نظر ہے تو نورِ نظر حسینؑ مرا
نبیؐ بصر ہے تو کحلِ بصر حسینؑ مرا

نبیؐ جوازِ شریعت حسینؑ راہِ عمل
نبیؐ ہے منزلِ حق راہبر حسینؑ مرا

نبیؐ کے جہدِ مسلسل کا نام ذاتِ حسینؑ
نبیؐ کے دین کا ہے چارہ گر حسینؑ مرا

نبیؐ کے نقشِ قدم پر نقوشِ پائے حسینؑ
جدھر نبیؐ مکرم اُدھر حسینؑ مرا

نبیؐ کے دفترِ افکار کی بیاض پڑھو
نبیؐ کے نور سے ہے بہرہ ور حسینؑ مرا

نبیؐ کی ذاتِ مقدس ہے خاورِ عرفاں
نبیؐ ہے آگہی تو باخبر حسینؑ مرا

نبیؐ کے ماہِ نظر نے جہاں اُجال دیا
جہانِ شب میں سحر کا گجر حسینؑ مرا

نبیؐ کے دین کی پہچان ہے نبیؐ کا پسر
نبیؐ وجودِ شریعت ہے سر حسینؑ مرا

نبیؐ کے لخت سے بہتر نہیں ہے کوئی بشر
نبیؐ، قدس کا قلب و جگر حسینؑ مرا

نبیؐ کے حُسن کا پرتو، حسینؑ کا پرتو
نبیؐ ہے آئینہ چشمِ نظر حسینؑ مرا

نبیؐ ہے ہادیِ امکاں حسینؑ درسِ خدا
نبیؐ کے دم سے ہے بخشش نگر حسینؑ مرا

نبیؐ کی راہ رو مستقیم ہے جاذب
نبیؐ کے نقش پہ محوِ سفر حسینؑ مرا

ورطۂ تجسس

نبیؐ صدف ہے دمکتا گہر حسینؑ مرا
نبیؐ سحر ہے نمودِ سحر حسینؑ مرا

نبیؐ ہے نیّرِ تاباں حسینؑ رخشندہ
نبیؐ ہے مہر تو روشن نگر حسینؑ مرا

لبِ مباہلہ "اَبنـــاءَکُمْ" کا چرچا ہے
نبیؐ ہے باپ تو اس کا پسر حسینؑ مرا

ہے موج موج روانی حسینؑ کے دم سے
نبیؐ ہے بحر تو مد و جزر حسینؑ مرا

کرے گا جنگ جگر خوار کے قبیلے سے
نبیؐ قدس کا لختِ جگر حسینؑ مرا

زمانہ ڈوب گیا ورطۂ تجسس میں
نبیؐ کی پشت پہ ہے جلوہ گر حسینؑ مرا

وہ ابنِ سعد ہو حرمل ہو یا کہ ابنِ زیاد
ستم گروں میں رہا ہے خطر حسینؑ مرا

ملا ہے کس کا سوادِ قضا میں پائے ثبات
دیارِ تیر میں زخمی جگر حسینؑ مرا

رہا ہے شر سے ہمہ وقت برسرِ پیکار
رہا ہے خیر سے شیر و شکر حسینؑ مرا

عطرِ کربلا

گلِ بتولؑ کی خوشبو سے میں معطر ہوں
یہ بات فخر سے میرے رسولؐ کہتے ہیں
نمازِ حق میں جو مہکا ہے میرے شانوں پہ
نمازِ حق کا اسی کو حصول کہتے ہیں

دیدہ ور حسینؑ

رسولؐ چشم ہے نورِ بصر حسینؑ مرا
رسولؐ دیدۂ دیں دیدہ ور حسینؑ مرا

رسولؐ منزلِ سدرہ، حسینؑ سدرۂ حق
رسولؐ قدس کا عزم سفر حسینؑ مرا

رسولؐ کشورِ جنت حسینؑ شہزادہ
رسولؐ تاجِ بقا تاجور حسینؑ مرا

رسولؐ برگِ رحمت حسینؑ سایہ فگن
رسولؐ سایہ ہے سایہ بسر حسینؑ مرا

رسولؐ سرِ مشیت حسینؑ راہِ خودی
رسولؐ کعبۂ اسرا ہے در حسینؑ مرا

رسولؐ ذاتِ حقیقت، حسینؑ حق یقیں
رسولؐ حق ہے حقیقت نگر حسینؑ مرا

رسولؐ شمسِ ہدایت، حسینؑ روزِ عمل
رسولؐ جلوۂ دیں جلوہ گر حسینؑ مرا

رسولؐ مسجدِ عقبیٰ، حسینؑ اس کی اذاں
رسولؐ آستاں، سجدہ بسر حسینؑ مرا

رسولؐ شافعِ محشر، حسینؑ خلدِ عطا
رسولؐ منزلِ جنت، ڈگر حسینؑ مرا

رسولؐ قلزمِ رحمت، حسینؑ موجِ کرم
رسولؐ بحر ہے مدوجزر حسینؑ مرا

رسولؐ بحرِ نیابت، حسینؑ دُرِّ یقیں
رسولؐ مثلِ صدف ہے گہر حسینؑ مرا

رسولؐ دین کا چہرہ، حسینؑ غازۂ دیں
رسولؐ آئینہ جاذبِ نظر حسینؑ مرا

برجِ مدحت

رسولؐ برج درخشاں قمر حسینؑ مرا
رسولؐ شاہِ فلک ہے بدر حسینؑ مرا

رسولؐ پیار کا مرکب، حسینؑ شانوں پہ
رسولؐ حرفِ مودّت، زبر حسینؑ مرا

رسولؐ شجرِ نبوت، حسینؑ ظلِّ شجر
رسولؐ نخلِ شریعت، ثمر حسینؑ مرا

رسولؐ دینِ صداقت، حسینؑ قریۂ دیں
رسولؐ صدق، حقیقت نگر حسینؑ مرا

رسولؐ شجرِ قناعت، حسینؑ شاخ اُس کی
رسولؐ حاملِ طوبیٰ، ثمر حسینؑ مرا

رسولؐ چشمۂ زمزم، حسینؑ چشمِ عزا
رسولؐ چشمِ حزیں، چشمِ تر حسینؑ مرا

رسولؐ نورِ تفکر، حسینؑ عکسِ خرد
رسولؐ نغمۂ دیں، نغمہ گر حسینؑ مرا

رسولؐ بدرِ دوہفتہ، حسینؑ ہالہ ہے
رسولؐ نور ہے، حسنِ قمر حسینؑ مرا

رسولؐ برگیدِ وحدت، حسینؑ ظلِ ورا
رسولؐ پیڑ ہے برگِ شجر حسینؑ مرا

رسولؐ شاہِ افق ہے، حسینؑ جلوۂ حق
رسولؐ بطنِ صدف ہے گہر حسینؑ مرا

بارشِ خون

عرش کانپا نیزۂ خوںناک سے
سر اٹھا جب کربلا کی خاک سے
کتنا عبرتناک تھا قتلِ حسینؑ
خون کی بارش ہوئی افلاک سے

"انا من الحسین"

میں شمسِ ضوفشاں ہوں تو چرخِ کہن حسینؑ
میں ہوں گلابِ قدس تو ہے گلبدن حسینؑ
میں قریۂ زماں ہوں تو شاہِ زمن حسینؑ
میں خلد کا جواز تو شاہِ عدن حسینؑ
میں حُسنِ دینِ حق ہوں مرا حُسنِ ظن حسینؑ
انا من الحسینؑ

میں مدحتِ جلال ہوں وہ ذوالجلال ہے
میں کشورِ یزال ہوں وہ لایزال ہے
میں ہوں مثالِ ممکنہ وہ بے مثال ہے
میں ہوں خیال اس کا وہ میرا خیال ہے
میں خود شہِ زمان ہوں روحِ زمن حسینؑ
انا من الحسینؑ

•

میں نے کیا ہے قدس میں اقرارِ ذوالجلال
ضوبار میرے ذہن میں افکارِ ذوالجلال
خنداں ہیں میری آنکھ میں انوارِ ذوالجلال
رقصاں ہے میرے ہونٹ پہ اظہارِ ذوالجلال
میری بیاضِ لب کا سجیلا سخن حسینؑ
انا من الحسین

وہ بے وجود ذات ہے میں جسم وجان ہوں
وہ ماورائے ذات میں نام و نشان ہوں
تقویمِ کائنات میں کُن کی زبان ہوں
میں ارضِ قبلتین میں حق کی اذان ہوں
میں سرورِ زمان ہوں شاہِ زمن حسینؑ
انا من الحسینؑ

اذہانِ مرسلین میں فکر و شعور ہوں
ہر اک نبیؐ کا مصحفِ طرزِ امور ہوں
انجیل کا نصاب ہوں فکرِ زبور ہوں
توریت کا جمال ہوں قرآں کا نور ہوں
میں ہوں دورِ دین تو درِ عدن حسینؑ
انا من الحسینؑ

میں راس، ذنب و کیت و قمر کی ہوں روشنی
میں کوکبانِ اختر و مریخ آگہی
میں ذاتِ شرفِ زحل ہوں میں زہرہ مشتری
ہے میری دسترس میں عطارد کی طشتری
میں ماہتاب دہر ہوں میری کرن حسینؑ
انا من الحسینؑ

عرشِ بریں کی سانس میں ہوں نکہتِ وصال
ہر اک مہکتے پھول میں ہوں بوئے لم یزال
مشک آفریں سحر میں مری خوشبوئے جمال
مہکا ہے میرے عطر سے ہر نافۂ غزال
میں ہی غزال چرخ ہوں میرا ختن حسینؑ
انا من الحسینؑ

جس میں جمالِ آگہی وہ کوہِ طور ہوں
گیتی کے رازِ صدر میں کشف الصدور ہوں
میں قلزمِ گراں ہوں صراطِ بحور ہوں
لوحِ زمیں پہ نقشۂ طرزِ امور ہوں
میرے ریاضِ فکر میں سروِ سمن حسینؑ
انا من الحسینؑ

وہ حسنِ ممکنات میں تحسینِ ممکنات
وہ خالقِ جہات میں تزئینِ شش جہات
وہ عینِ کائنات میں آئینِ کائنات
وہ پیکرِ ثبات ہے میں پیکرِ حیات
میں ہوں کتابِ آگہی جس کا متن حسینؑ
انا من الحسینؑ

جو باعثِ نمو ہے وہ ابرِ کرم ہوں میں
تاریکیوں کے شہر میں نورِ عدم ہوں میں
جو آشنائے قدس ہے حق کی قسم ہوں میں
جنت کی سرزمین پہ پہلا قدم ہوں میں
میں قریۂ عدن ہوں تو شاہِ عدن حسینؑ
انا من الحسینؑ

اسلام کے پیام کی تکرار بھی ہوں میں
اسلام کے خرام کی رفتار بھی ہوں میں
اسلام کے قیام کی دیوار بھی ہوں میں
اسلام کے نیام کی تلوار بھی ہوں میں
میں روحِ پنجتن ہوں رُخِ پنجتن حسینؑ
انا من الحسینؑ

قرآن میرے حرف و حکایت کا نام ہے
میزان میرے عدل فراست کا نام ہے
عرفان میرے عکسِ شریعت کا نام ہے
ایمان میرے حکمِ مودّت کا نام ہے
میرے نفاذِ دین کا سارا جتن حسینؑ
انا من الحسینؑ

میں مصطفاؐ ہوں خالقِ ازلی کو ہوں قبول
میں قدس کا حبیب ہوں ثقلین کا رسولؐ
پھیلے ہیں چار سو مری رحمت کے عرض و طول
اسلام کی حدود میں جاری مرے اصول
میں حق کا انتخاب ہوں میری لگن حسینؑ
انا من الحسینؑ
انا من الحسینؑ

شعور

تمہاری آنکھ میں گر ظلمتوں کی دھول نہیں
نبیؐ کے بعد کہیں کوئی بھی رسولؐ نہیں
نبیؐ کے لختِ جگر کا شعور ہو کیسے
تمہارے ذہن وخرد میں اگر اُصول نہیں

میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

عبادت میں جبینِ پارسا ہو
طریقت میں مؤیدِ کبریا ہو
خلافت میں نصیرِ مصطفےٰ ہو
امامت میں امامِ انبیاءؑ ہو
سیادت میں شہِ خلدِ بقا ہو
شرافت میں حسنؑ کی اقتدا ہو
شجاعت میں علیؑ مرتضیٰ ہو
شہادت میں ذبیحِ کربلا ہو
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

کلیمِ سیّد خیرالوریٰ ہو
سرشکِ چشمِ یعقوبؑ عزا ہو
جہاں میں صبرِ ایوبؑ انا ہو
رہِ اکبر خلیلِ کبریا ہو
یدِ بیضا مہِ روشن لقا ہو
وہ قبطی کے لیے دستِ سزا ہو
ہر اِک فرعون کا یومِ قضا ہو
وہ بحرِ نیل ہو ضربِ عصا ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

اُصولِ دیں کی تکمیلات بھی ہو
رموزِ آگہی کی ذات بھی ہو
لبِ حُسن کا سرِ اثبات بھی ہو
شبِ اسرار کی ہر بات بھی ہو
وجودِ حدِ ممکنات بھی ہو
خدا کا ہدیۂ مرضات بھی ہو
سدا ذکرِ لبِ حسنات بھی ہو
نبیؐ کا حوزۂ کلیات بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

وہ صحراؤں میں آوازِ جرس ہو
وہ جس کے خون میں قرآں کا رس ہو
شہادت میں نہ جس کو پیش و پس ہو
وہ جس کا ذکرِ غم قرنوں برس ہو
رسالتؐ کے نفس کا ہم نفس ہو
خدا کا دین جس کا کیموس ہو
خودی کی ذات پر بھی دسترس ہو
ہمیشہ دشمنِ اہلِ ہوس ہو
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

بہت ذیشان ہو فخرِ سلف ہو
نجیبوں میں بھی وہ ذاتِ شرف ہو
گلاب مصطفےٰ بوئے خلف ہو
علیؑ کے فکر کا دُرِّ نجف ہو
جوازِ خلد ہو جنت بکف ہو
جہادِ دین میں وہ صف بہ صف ہو
پڑے جو معرکہ حق کی طرف ہو
نظامِ کفر ہی جس کا ہدف ہو
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

عدوئے دین کی وجہِ قلق ہو
ستم دیکھے جسے تو رنگ فق ہو
ہمیشہ چشمِ حق میں اہلِ حق ہو
رخِ اسلام پہ جس کی رمق ہو
عبادت کی جبینوں کا عرق ہو
رسالت کے سمندر کا عمق ہو
وہ صحفِ انبیاء کا سرورق ہو
سناں پہ بھی وفاؤں کا سبق ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

شرائع دین کی تعمیل بھی ہو
امورِ عدل کی ترسیل بھی ہو
نفاذِ دین کی تعجیل بھی ہو
کتابِ خلد کی تفصیل بھی ہو
نصابِ ذات کی تکمیل بھی ہو
شہادت کی نئی قندیل بھی ہو
لہو کی جھیل میں تحلیل بھی ہو
منازل میں وہ سنگِ میل بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

شناسا ہو رو شاہِ حرم سے
شناسا ہو رو شاہِ ارم سے
شناسا ہو رو شاہِ نعم سے
شناسا ہو رو شاہِ کرم سے
شناسا ہو رو شاہ قلم سے
شناسا ہو رو شاہِ عدم سے
شناسا ہو رو شاہِ رقم سے
شناسا ہو رو شاہِ امم سے
میں اُس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گے

نبی کی ذات کا تاباں قمر ہو
نبی کی ذات کا خنداں گہر ہو
نبی کی ذات کا زادِ سفر ہو
نبی کی ذات کا دستِ نگر ہو
نبی کی ذات کا علمِ ہنر ہو
نبی کی ذات کا دستِ امر ہو
نبی کی ذات کا نورِ نظر ہو
نبی کی ذات کا لختِ جگر ہو
میں اُس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

نظر ہو دین تو اس کا گہر ہو
گہر ہو دین تو تاباں سحر ہو
سحر ہو دین تو اس کا گجر ہو
گجر ہو دین تو سجدہ بسر ہو
بسر ہو دین تو تیغ سپر ہے
سپر ہو دین تو عزم ظفر ہو
ظفر ہو دین تو اس کا نگر ہو
نگر ہو دین تو وہ باخبر ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

ہو مطلع دین تو چرخ قمر ہو
ہو جلوہ دین تو جلوہ نگر ہو
ہو گنبد دین تو گنبد کا در ہو
ہو گلشن دین تو خوشبو کا گھر ہو
ہو رستہ دین تو خضر سفر ہو
ہو منزل دین تو منزل بسر ہو
ہو سینہ دین تو سینہ سپر ہو
ہو جلوہ دین تو نورِ سحر ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

نظر ہو دین تو روشن نظر ہو
بصر ہو دین تو کحلِ بصر ہو
جگر ہو دین تو خونِ جگر ہو
غدر ہو دین تو بالکل غدر ہو
گہر ہو دین تو تابِ گہر ہو
ڈگر ہو دین تو روشن ڈگر ہو
شجر ہو دین تو اصلِ شجر ہو
ثمر ہو دین تو نخلِ ثمر ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

کلامِ لم یزل سے بہرہ ور ہو
نبوت کا بیانِ پُر اثر ہو
ولیِ عصر کا دستِ امر ہو
بتولِ دین کا لختِ جگر ہو
حسن کی جان ہو زورِ کمر ہو
نبیِ رحمتِ کُل کا پسر ہو
ولایت کی منازل کا سفر ہو
ہدایت کا چراغِ رہگذر ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

بجوشِ دین کا پختہ جگر ہو
امور دین کا دستِ امر ہو
خطیبوں کا بیانِ پُر اثر ہو
جھلتے دشت میں ظلِ شجر ہو
شہادت کے سفر کا راہبر ہو
نبیؐ کی ذات کا دستِ نگر ہو
ہمیشہ خیر سے شیر و شکر ہو
گناہوں سے ہمیشہ در گذر ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

نبیؐ کا دخترِ پندار ہو وہ
نبیؐ کا کعبۂ افکار ہو وہ
نبیؐ کا دیدۂ بیدار ہو وہ
نبیؐ کا شیوۂ گفتار ہو وہ
نبیؐ کا جذبۂ اظہار ہو وہ
نبیؐ کا چہرہ و رخسار ہو وہ
نبیؐ کا پائے استقرار ہو وہ
نبیؐ کا مرکزی کردار ہو وہ
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

مہکتے خلد کی مہکار بھی ہو
جناں کے شہر کا سردار بھی ہو
دلِ اسلام کا دلدار بھی ہو
حبیبِ قدس کا حبدار بھی ہو
صداقت کا لبِ اظہار بھی ہو
درِ شہرِ حرم درکار بھی ہو
رُخِ اسلام کا رخسار بھی ہو
خودی کی آنکھ میں خوددار بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

نبیؐ کا نغمۂ انوار بھی ہو
نبیؐ کا توشۂ اذکار بھی ہو
نبیؐ کا جلوۂ شہکار بھی ہو
نبیؐ کا کعبۂ اقرار بھی ہو
نبیؐ کا جذبۂ ایثار بھی ہو
نبیؐ کا جوہرِ کردار بھی ہو
نبیؐ کا طرۂ دستار بھی ہو
نبیؐ کا قافلہ سالار بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

نبیؐ کے دین کی تسطیر ہو وہ
نبیؐ کے فکر کی توقیر ہو وہ
نبیؐ کے قلب کی تصویر ہو وہ
نبیؐ کے ہونٹ کی تاثیر ہو وہ
نبیؐ کے عزم کی شمشیر ہو وہ
نبیؐ کے دین کی تقدیر ہو وہ
نبیؐ کے قصر کی تعمیر ہو وہ
نبیؐ کے علم کی تحریر ہو وہ
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

جمالِ ذات کی تنویر ہو وہ
مصوّر کی حسیں تصویر ہو وہ
تدبر کی رو۔ تدبیر ہو وہ
نظامِ عدل کی زنجیر ہو وہ
ریاضِ خلد کی جاگیر ہو وہ
یدِ میثاق کی تحریر ہو وہ
کلامِ پاک کی تفسیر ہو وہ
نبیؐ کے خواب کی تعبیر ہو وہ
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

نبیؐ کے دین کا دستور بھی ہو
عمل کا آئینِ منشور بھی ہو
حدیثِ اخروی کا نور بھی ہو
اُجالوں میں سراجِ طور بھی ہو
مہِ چشمِ شبِ دیجور بھی ہو
جوازِ جذبۂ منصور بھی ہو
سرِ نوکِ سناں مسرور بھی ہو
خدا کی ذات کو منظور بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

شہِ توریت کا ایقان ہو وہ
زبور و صحف کا عرفان ہو وہ
درِ انجیل کا فیضان ہو وہ
جہاں میں بولتا قرآن ہو وہ
نویدِ مصحفِ فرقان ہو وہ
کلیمِ طور کا رجحان ہو وہ
خدا کی ذات کا برہان ہو وہ
سراپا دین ہو ایمان ہو وہ
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

نظامِ عدل کا میزان بھی ہو
سرودِ جلوۂ اذہان بھی ہو
حدیثِ والئی ادیان بھی ہو
جمالِ یوسفِ کنعان بھی ہو
سراجِ کعبۂ عمران بھی ہو
نظامِ مصطفاؐ کی جان بھی ہو
فرشتوں سے فزوں انسان بھی ہو
خدا کی ذات کا عرفان بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

دھندلکوں میں اُجالوں کی زباں ہو
اُجالوں میں سراجِ آسماں ہو
فلک پہ بھی صراطِ کہکشاں ہو
خلاؤں کا درخشندہ جہاں ہو
عبیرِ گیسوئے لوح و مکاں ہو
قلم قرطاس کا بھی پاسباں ہو
شناسائے رموزِ کُن فکاں ہو
ازل سے ماورا کا رازداں ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

سرِ صحرا عمل کا آستاں ہو
سرِ افلاک اوجِ قدسیاں ہو
سرِ سدرہ فرازِ مرسلاں ہو
سرِ کونین نورِ کششِ جہاں ہو
سرِ ہستی شہِ خلد و جناں ہو
سرِ منزل امیرِ کارواں ہو
سرِ طیبہ رسالت کا گماں ہو
سرِ میداں مجاہد کی اذاں ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

عیاں ہو دین تو بالکل عیاں ہو
نہاں ہو دین تو سرِ نہاں ہو
بیاں ہو دین تو حسنِ بیاں ہو
اذاں ہو دین تو فکرِ اذاں ہو
اماں ہو دین تو دستِ اماں ہو
رواں ہو دین تو روحِ رواں ہو
لساں ہو دین تو رطب اللساں ہو
گراں ہو دین تو وہ بیکراں ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

ختن ہو دین تو مشکِ ختن ہو
چمن ہو دین تو بوئے چمن ہو
عدن ہو دین تو شاہِ عدن ہو
کرن ہو دین تو شمعِ کرن ہو
بدن ہو دین تو روحِ بدن ہو
دہن ہو دین تو خوشبو دہن ہو
سخن ہو دین تو طرزِ سخن ہو
زمن ہو دین تو شاہِ زمن ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

شعورِ خاورِ علم الیقیں ہو
سراسر پیکرِ دینِ مبیں ہو
شریعت کی انگوٹھی کا نگیں ہو
عبادت کے لیے خندہ جبیں ہو
ثقاوت میں امامِ متقیں ہو
بلاغت میں زبانِ انگبیں ہو
وصایت میں نبیؐ کا جانشیں ہو
وہ انس وجاں میں سب سے بہتریں ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

شعور و فکر کی تحسین ہو وہ
ضمیر و ذہن کی تسکین ہو وہ
کتابِ دین کی تدوین ہو وہ
نصابِ علم کی تمرین ہو وہ
رُخِ قرآن کی تزئین ہو وہ
زبانِ قرأت یاسین ہو وہ
تلاوت کا بہت شوقین ہو وہ
وجاہت میں رُخِ تمکین ہو وہ
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

رُخِ دیں ہو محمدؐ کا مدینہ
نبیؐ کا لختِ دل، دیں کا دفینہ
ہو جس کے گھر میں بخشش کا خزینہ
شریعت کی انگوٹھی کا نگینہ
ہو قصرِ دین میں اُس کا پسینہ
عروجِ آدمیت جس کا زینہ
ہو موجوں میں نبوت کا قرینہ
جسے آئے شہادت کا قرینہ
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

ہو رشکِ قدسیاں وہ متقی ہو
درِ توحید کی وہ روشنی ہو
نبیؐ کے دین کی وہ زندگی ہو
لبِ قرآن کی وہ چاشنی ہو
نوائے حق ہو وہ دستِ جلی ہو
رموزِ دین کی وہ آگہی ہو
زمانے میں وہ روحِ بندگی ہو
حقیقت میں وہ فرزندِ علیؑ ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

دعائے مادرِ حسنینؑ بھی ہو
شعاعِ انبساطِ عین بھی ہو
نبیؐ کا جلوۂ سبطین بھی ہو
نسب میں اشرفِ طرفین بھی ہو
لبِ قوسین کے مابین بھی ہو
فرازِ کوکبِ قطبین بھی ہو
نمازِ ساعتِ ظہرین بھی ہو
قلوبِ والئِ دارین بھی ہو
میں اس کے ہاتھ پہ بیعت کروں گا

جو بی بی فاطمہ کا چین ہو گا
علی حق کا نورِ عین ہو گا
سرورِ سرورِ ثقلین ہو گا
پیامِ مکتبِ قوسین ہو گا
جمالِ جلوۂ حرمین ہو گا
وقارِ منصبِ حسینؑ ہو گا
نظامِ محورِ کونین ہو گا
شریعت کا جو زیب و زین ہو گا
میں اس کے ہاتھ پر بیعت کروں گا

خزانہ رسولؐ

ہر دور نے سنا ہے ترانہ رسولؐ کا
ہر دور میں رہا ہے زمانہ رسولؐ کا
کہہ دے کوئی وثوق سے قلاشِ ذہن کو
ہے دشتِ کربلا میں خزانہ رسولؐ کا

اسلام اور حسینؑ

اسلام اک صریر ہے لوحِ صفا حسینؑ
اسلام اک خمیر ہے روحِ انا حسینؑ
اسلام اک ضمیر ہے ذاتِ ضیا حسینؑ
اسلام اک نفیر ہے اس کی صدا حسینؑ
اسلام کی صدا میں گلو ہے حسینؑ کا
اسلام کی رگوں میں لہو ہے حسینؑ کا

اسلام اک مقال ہے شیریں سخن حسینؑ
اسلام اک جمال ہے حُسنِ کرن حسینؑ
اسلام اک جلال ہے تاب شکن حسینؑ
اسلام اک وصال ہے جس کا بجن حسینؑ
اسلام اک ہلال ہے نورِ قمر حسینؑ
اسلام ایک ڈھال ہے سینہ سپر حسینؑ

اسلام کے امر کا شجر بھی حسینؑ ہے
اسلام کے شجر کا ثمر بھی حسینؑ ہے
اسلام کے ثمر کا نگر بھی حسینؑ ہے
اسلام کے نگر کا ڈگر بھی حسینؑ ہے
اسلام کے گہر کا صدف بھی مرا حسینؑ
اسلام کے اثر کا نجف بھی مرا حسینؑ

اسلام ایک گھر ہے تو گھربار ہے حسینؑ
اسلام ایک سر ہے تو سردار ہے حسینؑ
اسلام ایک پر ہے تو پروار ہے حسینؑ
اسلام ایک در ہے تو درکار ہے حسینؑ
اسلام ایک در ہے مقدر حسینؑ ہے
اسلام ایک گھر ہے تو گھر گھر حسینؑ ہے

اسلام ایک زر ہے تو منذر حسینؑ ہے
اسلام ایک در ہے تو صفدر حسینؑ ہے
اسلام ایک سر ہے تو سرور حسینؑ ہے
اسلام ایک پر ہے تو شہپر حسینؑ ہے
اسلام ایک پر ہے تو پرواز ہے حسینؑ
اسلام ایک در ہے تو درباز ہے حسینؑ

اسلام کے گمان کا وجدان بھی حسینؑ
اسلام کے مکان کا امکان بھی حسینؑ
اسلام کے زمان کا نگران بھی حسینؑ
اسلام کے دھیان کا عرفان بھی حسینؑ
اسلام کے زمان کا دستور ہے حسینؑ
اسلام کے جہان کا منشور ہے حسینؑ

اسلام کے جہان کی جاگیر بھی حسینؑ
اسلام کے نشان کی تصویر بھی حسینؑ
اسلام کے بیان کی تاثیر بھی حسینؑ
اسلام کے امان کی تحریر بھی حسینؑ
اسلام ایک عدل ہے زنجیر ہے حسینؑ
اسلام ایک خواب ہے تعبیر ہے حسینؑ

اسلام کے بیان کی توقیر بھی حسینؑ
اسلام کے دھیان کی تدبیر بھی حسینؑ
اسلام کے گمان کی تنویر بھی حسینؑ
اسلام کے مکان کی تعمیر بھی حسینؑ
اسلام ایک جان ہے رحجان ہے حسینؑ
اسلام ایک وجد ہے وجدان ہے حسینؑ

اسلام ہے میان تو تلوار ہے حسینؑ
اسلام ہے جہان تو سرکار ہے حسینؑ
اسلام ہے بیان تو تکرار ہے حسینؑ
اسلام ہے دھیان تو دیدار ہے حسینؑ
اسلام کی زبان کا اظہار بھی حسینؑ
اسلام مثلِ سر ہے تو دستار بھی حسینؑ

اسلام مصحفِ دین ہے تدوین ہے حسینؑ
اسلام سر زمین ہے آئین ہے حسینؑ
اسلام گر حسین ہے تحسین ہے حسینؑ
اسلام گر مکین ہے تسکین ہے حسینؑ
اسلام چرخِ دین ہے تو مشتری حسینؑ
اسلام ہے نگین تو انگشتری حسینؑ

اسلام احتساب ہے اس کا سبق حسینؑ
اسلام انتساب ہے اس کا ورق حسینؑ
اسلام آفتاب ہے اس کا افق حسینؑ
اسلام ماہتاب ہے اس کا طبق حسینؑ
اسلام ہے گلاب تو گلشن حسینؑ ہے
اسلام ہے مہک تو رخِ گلبن حسینؑ ہے

اسلام اِک وجود ہے سینہ حسینؑ ہے
اسلام آسرا ہے قرینہ حسینؑ ہے
اسلام ایک عرش ہے زینہ حسینؑ ہے
اسلام کربلا ہے مدینہ حسینؑ ہے
اسلام آئینہ رُخِ پُرنور ہے حسینؑ
اسلام کے جمال سے معمور ہے حسینؑ

اسلام کی انا کا ترانہ حسینؑ ہے
اسلام کی ثنا کا گھرانہ حسینؑ ہے
اسلام کی رضا کا خزانہ حسینؑ ہے
اسلام کی بقا کا بہانہ حسینؑ ہے
اسلام اک جسد ہے تو پہلو مرا حسینؑ
اسلام اک خرد ہے تو خوشبو مرا حسینؑ

اسلام کی بقا کا سفینہ حسینؑ ہے
اسلام کی وفا کا مدینہ حسینؑ ہے
اسلام کی ثنا کا مہینہ حسینؑ ہے
اسلام کی انا کا قرینہ حسینؑ ہے
اسلام کے جسد کا پسینہ مرا حسینؑ
اسلام کے عروج کا زینہ مرا حسینؑ

اسلام کے امور کا قرینہ بھی ہے حسینؑ
اسلام کے طیور کا نغمہ بھی ہے حسینؑ
اسلام کے بحور کا رستہ بھی ہے حسینؑ
اسلام کے صبور کا جذبہ بھی ہے حسینؑ
اسلام کے صدور کا کاشف حسینؑ ہے
اسلام کے شعور کا مصحف حسینؑ ہے

اسلام اک امر ہے تو اذنِ امر حسینؑ
اسلام اک قمر ہے تو حُسنِ قمر حسینؑ
اسلام اک سحر ہے تو نورِ سحر حسینؑ
اسلام اک نگر ہے تو شاہِ نگر حسینؑ
اسلام اک سفر ہے تو منزل حسینؑ ہے
اسلام بحرِ تند ہے ساحل حسینؑ ہے

اسلام اِک دوام ہے تسدید ہے حسینؑ
اسلام اک کلام ہے تمہید ہے حسینؑ
اسلام اک خرام ہے تقلید ہے حسینؑ
اسلام اک پیام ہے تاکید ہے حسینؑ
اسلام تشنہ کام ہے کوثر حسینؑ ہے
اسلام گام گام ہے رہبر حسینؑ ہے

اسلام کے شہود کا جلوہ مرا حسینؑ
اسلام کے عبود کا سجدہ مرا حسینؑ
اسلام کے درود کا ثمرہ مرا حسینؑ
اسلام کے وجود کا چہرہ مرا حسینؑ
اسلام کے وفود کا رستہ حسینؑ ہے
اسلام کی حدود کا نقشہ حسینؑ ہے

اسلام کے سکول کی عظمت حسینؑ ہے
اسلام کے اُصول کی رفعت حسینؑ ہے
اسلام کے حصول کی خلعت حسینؑ ہے
اسلام کے رسولؐ کی نصرت حسینؑ ہے
اسلام کے رسولؐ کا نورِ نظر حسینؑ
اسلام کے اُمور کا الامر حسینؑ

اسلام اک شرف ہے تو ذاتِ شرف حسینؑ
اسلام اک صدف ہے تو دُرِّ صدف حسین
اسلام اک نجف ہے تو نورِ نجف حسینؑ
اسلام ایک صف ہے تو ہے صف بہ صف حسینؑ
اسلام کے ہدف کا مجاہد حسینؑ ہے
اسلام کے سجود کا ساجد حسینؑ ہے

اسلام اک کلام ہے تکلیم ہے حسینؑ
اسلام اک نظام ہے تنظیم ہے حسینؑ
اسلام اک سلام ہے تسلیم ہے حسینؑ
اسلام اک قیام ہے تقویم ہے حسینؑ
اسلام ہے قیوم تو سبطِ نبیؐ قیام
اسلام ہے دوام تو سبطِ نبیؐ مدام

اسلام اک مقال ہے روئے سخن حسینؑ
اسلام اک کمال ہے اس کا جتن حسینؑ
اسلام اک جمال ہے حُسن حسنؑ حسینؑ
اسلام اک غزال ہے دشتِ ختن حسینؑ
اسلام اک کمال ہے شیوہ حسینؑ ہے
اسلام خد وخال ہے چہرہ حسینؑ ہے

اسلام اک بیان ہے تو سرخرو حسینؑ
اسلام اک گمان ہے تو آرزو حسینؑ
اسلام اک نشان ہے تو جستجو حسینؑ
اسلام اک جہان ہے تو چارسو حسینؑ
اسلام ایک بحر ہے تو بادباں حسینؑ
دنیا سلگتی دھوپ ہے تو سائباں حسینؑ

اسلام ایک دید ہے دیدار ہے حسینؑ
اسلام ایک دین ہے دیندار ہے حسینؑ
اسلام ایک تار ہے دستار ہے حسینؑ
اسلام ایک کار ہے شہکار ہے حسینؑ
اسلام ایک فکر ہے افکار بھی حسینؑ
اسلام ایک ذکر ہے اظہار بھی حسینؑ

اسلام کا سلام، سلامِ حسینؑ ہے
اسلام کا نظام، نظامِ حسینؑ ہے
اسلام کا کلام، کلامِ حسینؑ ہے
اسلام کا پیام، پیامِ حسینؑ ہے
اسلام کے پیام کا دستور ہے حسینؑ
اسلام کے دوام کا منشور ہے حسینؑ

مودّتِ حسینؑ

سبطِ قلوب، لختِ جگر، نورِ عین سے
مرسلؐ بھی پُرسکون ہے زہراؑ کے چین سے
جاذبؔ میں اپنی ذات پہ نازاں ہوں اس لیے
اُلفت حسینؑ سے ہے مودّت حسینؑ سے

نہرِ علقمہ

—

اے نہرِ علقمہ تری گھر گھر کہانیاں
ہر اک زبان پر تری دجلہ فشانیاں
لاکھوں یزیدیوں پہ تری مہربانیاں
مولا کرے کہ ماند ہوں تیری روانیاں
مثلِ یزید. تو بھی رہینِ عذاب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

معصوم تشنہ لب تھے نہ پانی پلا سکی
صحرائے تشنگی میں نہ تو کام آ سکی
تو ظلم کے خلاف نہ سر تک اُٹھا سکی
پیاسوں کی موت پر بھی نہ آنسو بہا سکی
ہر اک عدوئے دین کی تعبیرِ خواب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

شہ کے سوال آب میں تو بے خطا نہیں
معصوم کی جناب میں تو بے خطا نہیں
تاریخ کی کتاب میں تو بے خطا نہیں
اسلام کے نصاب میں تو بے خطا نہیں
نفرین کی کتاب کا ہر انتساب ہو
اے نہر علقمہ ترا خانہ خراب ہو

تو نے کیا اداس خدا کے رسولؐ کو
پانی دیا نہ تو نے رسالت کے پھول کو
بے چین کر دیا ہے بنات بتولؑ کو
تشنہ لبی کی آنچ دی قلب ملول کو
لہروں کی گرم سیخ پہ تو بھی کباب ہو
اے نہر علقمہ ترا خانہ خراب ہو

ہر بے قرار جان کو تو دیکھتی رہی
معصوم تشنگان کو تو دیکھتی رہی
بے شیر بے زبان کو تو دیکھتی رہی
چھدتے ہوئے دہان کو تو دیکھتی رہی
بہزادؔ چرخ تاب کا تجھ پہ عتاب ہو
اے نہر علقمہ ترا خانہ خراب ہو

ہر ایک چشمِ کرب میں تیری نشانیاں
لائی ہیں کیسا رنگ تری خوں فشانیاں
لپٹی ہیں خاک وخون میں تشنہ دہانیاں
تڑپی ہیں تیرے سامنے اٹھتی جوانیاں
برباد تیرا دشت میں عہدِ شباب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

معصوم لٹ گیا تری آنکھوں کے سامنے
ممتا کا دل چھدا تری آنکھوں کے سامنے
خونِ نبیؐ بہا تری آنکھوں کے سامنے
قلبِ نبیؐ کٹا تری آنکھوں کے سامنے
تیرا بھی ظالموں کی صفوں میں حساب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

تو اپنی تیغ موج سے ڈر جائے ایک دن
تو اپنی ریت جھاگ سے بھر جائے ایک دن
تو اپنی زندگی میں بکھر جائے ایک دن
تو اپنی موت آپ ہی مر جائے ایک دن
تیری حیات آب مثالِ حباب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

تو اب رہین شام مگر ہو تمام عمر
تو وقفِ چشمِ سیلِ خطر ہو تمام عمر
تجھ پہ ستم طراز بھنور ہو تمام عمر
تو دشت دشت خاک بسر ہو تمام عمر
زخمِ قضا سزا پہ تو پا در رکاب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

تو تشنہ لب پہ پھر نہ کوئی ظلم ڈھا سکے
تو خیمۂ بدن نہ کسی کا بہا سکے
تو زندگی میں چین کہیں بھی نہ پا سکے
تجھ کو کہیں سکون میسر نہ آ سکے
ترا وجود بھی تو خلا در سحاب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

صحرائے خاک و خون میں امت ستائیاں
دیتی رہی ہیں دشتِ بلا میں دہائیاں
برتی ہیں تو نے آل سے بے اعتنائیاں
سبطِ نبیؐ کے ساتھ تری بے وفائیاں
ظالم کے ساتھ ساتھ ترا احتساب ہو
اے نہرِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

تجھ خوگرِ جناد پہ نفرین بارہا
تجھ دخترِ زیاد پہ نفرین بارہا
تجھ خواہرِ عناد پہ نفرین بارہا
تجھ مادرِ فساد پہ نفرین بارہا
تیری بھی زندگی کا مقدر سراب ہو
اے نسلِ علقمہ ترا خانہ خراب ہو

دو شعر

سبطِ سرور کی کچھ خبر ہی نہیں
یہ زمانہ ہے بے خبر کتنا
تیز دھڑکن رہی شریعت کی
شیرِ زہراؑ کا ہے اثر کتنا

حسینؑ میرا امام تو ہے

رکوع، سجدہ، قیام تو ہے
قیام کا بھی مقام تو ہے
مقامِ آلِ سلام تو ہے
سلامِ خوشبو خرام تو ہے
خرامِ شمسی نظام تو ہے
نظامِ عرشِ مدام تو ہے
مدام تو ہے دوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

دوامِ نوعِ عقول تو ہے
عقول کا ہر اُصول تو ہے
اصولِ زوجِ بتولؑ تو ہے
بتولِ قلبِ رسولؐ تو ہے
رسولِ یزداں قبول تو ہے
قبولِ دینِ حصول تو ہے
حصولِ دینِ مدام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

مدام ذات نجیب تو ہے — نجیب میں بھی ادیب تو ہے
ادیب کا بھی خطیب تو ہے — خطیب کا بھی طبیب تو ہے
طبیب کا بھی نصیب تو ہے — نصیب عرشِ حبیب تو ہے
حبیب ربِ انام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

امام ذات جمال تو ہے — جمالِ حُسن کمال تو ہے
کمالِ روزِ وصال تو ہے — وصالِ ضرب المثال تو ہے
مثالِ قدسی مقال تو ہے — مقالِ دینِ یزال تو ہے
یزال کا بھی نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

نظامِ فکر عبود تو ہے — عبودِ ربِ شہود تو ہے
شہود کا بھی درود تو ہے — درودِ ذکرِ حمود تو ہے
حمود کا بھی قعود تو ہے — قعود و ذکرِ سجود تو ہے
سجود کا التزام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

ہر التزامِ سحر بھی تو ہے　　سحر کا روزِ سفر بھی تو ہے
سفر کی منزل کا در بھی تو ہے　　درِ عطا کی خبر بھی تو ہے
خبر ہے خیر البشر بھی تو ہے　　بشر کی اعلیٰ نظر بھی تو ہے
نظر کا روشن پیام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

پیامِ قرآنِ لم یزل تو　　یزل کا قرأتِ ازل تو
ازل کی تزئین کا کنول تو　　کنول کے انوار کی غزل تو
غزل کی تکمیل کا عمل تو　　عمل کا ہر شعر برمحل تو
محل کا بامِ سلام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

سلامِ آلِ کسا بھی تو ہے　　کسا میں حُسنِ ورا بھی تو ہے
ورا کا روشن علا بھی تو ہے　　علا کا بامِ صدا بھی تو ہے
صدائے قرآں نوا بھی تو ہے　　نوائے خوشبو لقا بھی تو ہے
لقائے خوشبو خرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

خرامِ زیبِ نگاہ تو ہے　　نگاہِ دیں، دیں پناہ تو ہے
پناہ والوں کا شاہ تو ہے　　شہوں کے سر کا کلاہ تو ہے
کلاہِ حق سے نباہ تو ہے　　نباہ کا مہر و ماہ تو ہے
مہِ درخشاں کا بام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

مہِ فلک کی ضیا بھی تو ہے　　ضیائے شمس الضحیٰ بھی تو ہے
ضحیٰ کی روشن عطا بھی تو ہے　　عطائے ذاتِ خدا بھی تو ہے
خدا کا نور ورا بھی تو ہے　　ورائے وہمِ عدا بھی تو ہے
ہدایتوں کا نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

نظامِ عہدِ عظیم تو ہے　　عظیم قلبِ صمیم تو ہے
صمیم دل کا ندیم تو ہے　　ندیمِ عقلِ سلیم تو ہے
سلیم عہدِ کریم تو ہے　　کریم فکرِ حریم تو ہے
حرم کی شمعِ دوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

دوامِ دینِ یزال تو ہے　　　یزالِ کُن کا جلال تو ہے
جلالِ حق، لازوال تو ہے　　　زوالِ فسق کمال تو ہے
کمالِ شاہِ غزال تو ہے　　　غزالِ نافہ خصال تو ہے
خصالِ دشتِ خیام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

خیامِ گُل کی طناب تو ہے　　　طنابِ خیمہ حجاب تو ہے
حجاب کا بھی نصاب تو ہے　　　نصابِ ارفع کتاب تو ہے
کتابِ حق کا خطاب تو ہے　　　خطابِ روزِ حساب تو ہے
حسابِ ذاتِ انام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

انامِ ذاتِ وفا بھی تو ہے　　　وفا کی روحِ انا بھی تو ہے
انا کی ذاتِ ولا بھی تو ہے　　　ولا کا روزِ جزا بھی تو ہے
جزا کا خیرالورا بھی تو ہے　　　ورائے حق کی رضا بھی تو ہے
رضائے ربِ کرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

کریم ہے ذات جو وہی تو   وحی کی ترسیل کا وہی تو
وصی امکان کا ولی تو   ولیِ ایمان کل، علی تو
علی علی تو گلی گلی تو   گلی گلی کی سلامتی تو
سلامتی کا پیام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

پیامِ شاہِ اُمم بھی تو ہے   شہِ اُمم کا بھرم بھی تو ہے
بھرم کا ابرِ کرم بھی تو ہے   کرم کی شمعِ حرم بھی تو ہے
حرم میں شاہِ ارم بھی تو ہے   ارم میں ذاتِ چشم بھی تو ہے
حشیمِ ارفع کلام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

کلامِ طورِ کلیم تو ہے   کلیم کا بھی وسیم تو ہے
وسیم حق کا علیم تو ہے   علیمِ ذاتِ نعیم تو ہے
نعیمِ خلدِ کریم تو ہے   کریمِ حق کا ندیم تو ہے
ندیمِ ربِ انام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

انا کی ذاتِ حرم بھی تو ہے
حرم کی شمعِ کرم بھی تو ہے
کرم کا ابرِ نعم بھی تو ہے
نعم نعم ذی حشم بھی تو ہے
حشم کا اب تک بھرم بھی تو ہے
بھرم کا ہر اک قدم بھی تو ہے
قدم قدم گام گام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

قدم میں سب سے قدیم تو ہے
قدیم عرشِ نعیم تو ہے
نعیم خلدِ قسیم تو ہے
قسیم رزقِ کریم تو ہے
کریم تو ہے عظیم تو ہے
عظیم تو ہے علیم تو ہے
علیمِ حق کا نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

نظامِ عرشِ مبین تو ہے
مبین روح الامین تو ہے
امین روشن جبین تو ہے
جبینِ خلدِ برین تو ہے
بریں بہ سدرہ نشین تو ہے
نشیں بہ عرش یقین تو ہے
یقینِ قلب عظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

عظام میں بھی عقیل تو ہے   عقیل، جعفر عدیل تو ہے
عدیلِ فخرِ خلیل تو ہے   خلیلِ ربِ جلیل تو ہے
جلیلِ ذکرِ جمیل تو ہے   جمیل یوسف مثیل تو ہے
مثیلِ نقشِ دوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

دوام ذکرِ حیات تو ہے   حیاتِ قدسی صفات تو ہے
صفاتِ ربِ نجات تو ہے   نجاتِ کُل بخشش جہات تو ہے
جہاتِ حق کی ثبات تو ہے   ثباتِ دل کی برات تو ہے
براتِ عہدِ کرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

کرامتِ ہر نماز تو ہے   نمازِ شاہِ حجاز تو ہے
حجاز میں سرفراز تو ہے   فرازِ بامِ نیاز تو ہے
نیازِ حق کا نفاذ تو ہے   نفاذ کا بھی جواز تو ہے
جوازِ ذکرِ سلام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ قرآنِ مصطفاؐ تو　　حسینؑ قرآن فاطمہؑ تو
حسینؑ قرآن مرتضاؑ تو　　حسینؑ قرآنِ مجتباؑ تو
حسینؑ قرآنِ انبیاؑ تو　　حسینؑ قرآں نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ قرآنِ اوصیا تو　　حسینؑ قرآنِ اولیا تو
حسینؑ قرآنِ پارسا تو　　حسینؑ قرآنِ ازکیا تو
حسینؑ قرآنِ کبریا تو　　حسینؑ قرآں مقام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ کعبہ ہے انبیاؑ کا　　حسینؑ کعبہ ہے مصطفاؐ کا
حسینؑ کعبہ ہے پارسا کا　　حسینؑ کعبہ ہے دوسرا کا
حسینؑ کعبہ ہے کربلا کا　　حسینؑ کعبہ کا نام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ تدریس پیشوا کی   حسینؑ تدریس مقتدا کی
حسینؑ تدریسِ انما کی   حسینؑ تدریس قل کفا کی
حسینؑ تدریسِ حل اتا کی   حسینؑ تدریسِ تام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ قلب صفا نبیؐ کا   حسینؑ قلب رضا نبیؐ کا
حسینؑ قلب عطا نبیؐ کا   حسینؑ قلب سخا نبیؐ کا
حسینؑ قلب دعا نبیؐ کا   حسینؑ قلب ہمام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ ولیوں کا دلربا تو   حسینؑ ولیوں کا آسرا تو
حسینؑ ولیوں کا رہنما تو   حسینؑ ولیوں کا پیشوا تو
حسینؑ ولیوں کا رتجگا تو   حسینؑ ولیوں کا بام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ روحِ حیات بھی تو   حسینؑ روحِ ثبات بھی تو
حسینؑ روحِ جہات بھی تو   حسینؑ روحِ برات بھی تو
حسینؑ روحِ زکات بھی تو   زکات کا اہتمام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ بہتر تری امامت　　　حسینؑ بہتر تری اقامت
حسینؑ بہتر تری علامت　　　حسینؑ بہتر تری کرامت
حسینؑ بہتر تری نظامت　　　حسینؑ بہتر نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ ذکرِ قعود بھی تو　　　حسینؑ ذکرِ سجود بھی تو
حسینؑ ذکرِ درود بھی تو حسینؑ　　　حسینؑ ذکرِ حمود بھی تو
حسینؑ ذکرِ ورود بھی تو　　　حسینؑ ذکر مدام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ عقلِ زہود بھی تو　　　حسینؑ عقلِ عبود بھی تو
حسینؑ عقلِ سعود بھی تو　　　حسینؑ عقلِ شہود بھی تو
حسینؑ عقلِ وجود بھی تو　　　حسینؑ عقلِ عوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ مہتاب کا نگر تو　　　حسینؑ مہتاب کا ڈگر تو
حسینؑ مہتاب کا گزر تو　　　حسینؑ مہتاب کا سفر تو
حسینؑ مہتاب کا گہر تو　　　حسینؑ جلووں کا بام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ کشفِ صدور بھی تو　　حسینؑ کشفِ قبور بھی تو
حسینؑ کشفِ فجور بھی تو　　حسینؑ کشفِ بحور بھی تو
حسینؑ کشفِ شعور بھی تو　　حسینؑ کشفِ کرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ حجِ کبیر بھی تو　　حسینؑ حجِ صغیر بھی تو
حسینؑ حجِ قدیر بھی تو　　حسینؑ حجِ امیر بھی تو
حسینؑ حجِ کثیر بھی تو　　حسینؑ حجِ عوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ شاہِ حجاز بھی تو　　حسینؑ شاہِ فراز بھی تو
حسینؑ شاہِ ایاز بھی تو　　حسینؑ شاہِ نیاز بھی تو
حسینؑ شاہِ نماز بھی تو　　حسینؑ شاہِ دوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ قرآں خصال بھی تو　　حسینؑ قرآں یزال بھی تو
حسینؑ قرآں رسال بھی تو　　حسینؑ قرآں مقال بھی تو
حسینؑ قرآں مثال بھی تو　　حسینؑ قرآں مقام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ صبحِ جمال بھی تو — حسینؑ صبحِ ہلال بھی تو
حسینؑ صبحِ وصال بھی تو — حسینؑ صبحِ غزال بھی تو
حسینؑ صبحِ شوال بھی تو — حسینؑ صبحِ خرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ فرزانہ ازل تو — حسینؑ فرزانہ اجل تو
حسینؑ فرزانہ عمل تو — حسینؑ فرزانہ بدل تو
حسینؑ فرزانہ غزل تو — حسینؑ فرزانہ کام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ حق کا قدم بھی تیرا — حسینؑ حق کا علم بھی تیرا
حسینؑ حق کا قلم بھی تیرا — حسینؑ حق کا کرم بھی تیرا
حسینؑ حق کا حرم بھی تیرا — حسینؑ حق کا نظام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ ذکرِ کریم بھی تو — حسینؑ ذکرِ نعیم بھی تو
حسینؑ ذکرِ کلیم بھی تو — حسینؑ ذکرِ حلیم بھی تو
حسینؑ ذکرِ عظیم بھی تو — حسینؑ ذکرِ مدام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ عرشِ یقین بھی تو   حسینؑ عرشِ امین بھی تو
حسینؑ عرشِ مبین بھی تو   حسینؑ عرشِ برین بھی تو
حسینؑ عرشِ متین بھی تو   حسینؑ عرشِ سلام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ درسِ خدائے حق تو   حسینؑ درسِ کسائے حق تو
حسینؑ درسِ ندائے حق تو   حسینؑ درسِ انائے حق تو
حسینؑ درسِ وفائے حق تو   حسینؑ درسِ عوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

سراجِ دینِ خدا کا جلوہ   سراجِ صبحِ بقا کا جلوہ
سراجِ عرشِ علا کا جلوہ   سراجِ تحت الثرا کا جلوہ
سراجِ برجِ ولا کا جلوہ   سراجِ آلِ انام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

سراجِ بامِ ولا کا والی   سراجِ شمس الضحیٰ کا والی
سراجِ چرخِ انا کا والی   سراجِ ارض و سما کا والی
سراجِ دشتِ وفا کا والی   سراجِ آلِ سلام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حقیقتوں کا گلاب بھی تو — حقیقتوں کا شباب بھی تو
حقیقتوں کا سحاب بھی تو — حقیقتوں کا شہاب بھی تو
حقیقتوں کا جواب بھی تو — حقیقتوں کا دوام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

نظامِ شمس و قمر بھی تیرا — نظامِ قصرِ نظر بھی تیرا
نظامِ نورِ سحر بھی تیرا — نظامِ بطنِ گہر بھی تیرا
نظامِ روزِ حذر بھی تیرا — نظامِ شہرِ اقام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

شعورِ عقلِ سلیم بھی تو — شعورِ عقلِ صمیم بھی تو
شعورِ عقلِ حریم بھی تو — شعورِ عقلِ قدیم بھی تو
شعورِ عقلِ فہیم بھی تو — شعورِ عقلِ فہام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

پیامِ ذاتِ بصیر بھی تو — پیامِ ذاتِ خبیر بھی تو
پیامِ ذاتِ مجیر بھی تو — پیامِ ذاتِ منیر بھی تو
پیامِ ذاتِ صریر بھی تو — پیامِ ذاتِ قیام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

شعاعِ ربِ کمال بھی تو — شعاعِ ربِ جلال بھی تو
شعاعِ ربِ جمال بھی تو — شعاعِ ربِ خصال بھی تو
شعاعِ ربِ وصال بھی تو — شعاعِ ربِ انام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

شعاعِ بیتِ حرم کے نیّر — شعاعِ لوح و قلم کے نیّر
شعاعِ شہرِ ارم کے نیّر — شعاعِ خلدِ نعم کے نیّر
شعاعِ عرشِ کرم کے نیّر — شعاعِ ذاتِ کرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

مودّتوں کے امر کا جلوہ — مودّتوں کے فقر کا جلوہ
مودّتوں کے بدر کا جلوہ — مودّتوں کے قمر کا جلوہ
مودتوں کے بصر کا جلوہ — مودّتوں کا پیام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ سورج ہے روشنی کا — حسینؑ سورج ہے زندگی کا
حسینؑ سورج ہے بندگی کا — حسینؑ سورج ہے بہتری کا
حسینؑ سورج ہے برتری کا — حسینؑ سورج خرام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

حسینؑ مرسلؐ کا نظریہ تو | حسینؑ مرسلؐ کا زاویہ تو
حسینؑ مرسلؐ کا ضابطہ تو | حسینؑ مرسلؐ کا تزکیہ تو
حسینؑ مرسلؐ کا رابطہ تو | حسینؑ مرسلؐ کا نام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

اَنا کی تابش کا بام تو ہے | بقا کی مشعل کا نام تو ہے
رسولِ حق کا نظام تو ہے | نفاذِ حق کا دوام تو ہے
نبیؐ کا درسِ عوام تو ہے | نماز کا درسِ عام تو ہے
حسینؑ میرا امام تو ہے

سربلندیٔ دین

عظمتِ دیں کے لیے مصلوب عیسیٰؑ ہوگیا
آپ سے راضی خدائے حق تعالیٰ ہوگیا
سر کٹا صحرا میں دیں کی سربلندی کے لیے
سر اُٹھا تو دینِ حق کا بول بالا ہوگیا

مفاہیمِ ہل اتیٰ

وقارِ ہل اتیٰ ہو تم، وقارِ قُل کفا ہو تم
وقارِ مصطفیٰؐ ہو تم، وقارِ مرتضیٰؑ ہو تم
وقارِ مجتبیٰؑ ہو تم، وقارِ اوصیا ہو تم
وقارِ انبیاؑ ہو تم، وقارِ اولیا ہو تم
حسینؑ، دینِ کبریا کا عزّ و احتشام ہو
تمہاری پاک ذات پہ درود ہو سلام ہو

حسینؑ مرسلین کی ریاضتوں کا خواب تم
حسینؑ مرسلین کی عبادتوں کا خواب تم
حسینؑ مرسلین کی نیابتوں کا خواب تم
حسینؑ مرسلین کی قیادتوں کا خواب تم
حسینؑ مرسلین کے امور کا نظام ہو
تمہاری پاک ذات پہ درود ہو سلام ہو

حسینؑ ہو رسولؐ کے کلام کا کلام تم
حسینؑ ہو رسولؐ کے سلام کا سلام تم
حسینؑ ہو رسولؐ کے نظام کا نظام تم
حسینؑ ہو رسولؐ کے دوام کا دوام تم
حسینؑ تم رسولؐ کے مقام کا مقام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم سلام ہو حسینؑ ہو سلیم تم
حسینؑ تم قسام ہو حسینؑ ہو قسیم تم
حسینؑ تم عدام ہو حسینؑ ہو عدیم تم
حسینؑ تم عظام ہو حسینؑ ہو عظیم تم
عظیم ہے جوشش جہان میں وہی امام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم نعام ہو حسینؑ ہو نعیم تم
حسینؑ تم کلام ہو حسینؑ ہو کلیم تم
حسینؑ تم وسام ہو حسینؑ ہو وسیم تم
حسینؑ تم رقام ہو حسینؑ ہو رقیم تم
رقیمِ انس و جان کا کلام ہو پیام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ کائنات میں حکایتِ غریب تم
حسینؑ کائنات میں عنایتِ نصیب تم
حسینؑ کائنات میں ہدایتِ ادیب تم
حسینؑ کائنات میں ولایتِ حبیبؐ تم
حبیبؐ کبریا کے دینِ حق کا احترام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ شش جہات میں ہو خلفِ ارجمند تم
حسینؑ شش جہات میں ہو دردِ دردمند تم
حسینؑ شش جہات میں ہو سر سے سربلند تم
حسینؑ شش جہات میں ہو کبریا پسند تم
حسینؑ شش جہات میں تکرم دوام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ کائنات میں قرینۂ حیات بھی
حسینؑ کائنات میں خزینۂ ثبات بھی
حسینؑ کائنات میں مہینۂ برات بھی
حسینؑ کائنات میں سفینۂ نجات بھی
حسینؑ تم سفینۂ نجات کا خرام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ دشتِ خون میں نگارِ عارفین تم
حسینؑ دشتِ خون میں حصارِ عارفین تم
حسینؑ دشتِ خون میں شعارِ عارفین تم
حسینؑ دشتِ خون میں وقارِ عارفین تم
حسینؑ عارفین کے امور کی زمام ہو
تمھاری پاک ذات پہ درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم نفیر ہو نفیر کا سرور ہو
حسینؑ تم عبیر ہو عبیر کا عبور ہو
حسینؑ تم ضمیر ہو ضمیر کا صدور ہو
حسینؑ تم نصیر ہو نصیر کا وفور ہو
حسینؑ نصرتِ نبیؐ کا عزواحتشام ہو
تمھاری پاک ذات پہ درود ہو سلام ہو

ملیں تمھارے نفس میں رسولؐ کی صلاحیتیں
ملیں تمھارے عکس میں رسولؐ کی شباہتیں
ملیں تمھارے حُسن میں رسولؐ کی وجاہتیں
ملیں تمھارے ذہن میں رسولؐ کی سراحتیں
نبیؐ کے نور عین تم رسولؐ کا کلام ہو
تمھاری پاک ذات پہ درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم کتابِ ذاتِ حق کا اکتساب ہو
حسینؑ تم کتابِ ذاتِ حق کا اُجلا باب ہو
حسینؑ تم کتابِ ذاتِ حق کا انتخاب ہو
حسینؑ تم کتابِ ذاتِ حق کا انتساب ہو
حسینؑ تم کتابِ ذاتِ حق کا احترام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم شہید ہو شہیدِ کربلا ہو تم
حسینؑ تم شہید ہو شہیدِ نینوا ہو تم
حسینؑ تم شہید ہو شہیدِ باوفا ہو تم
حسینؑ تم شہید ہو شہیدِ باصفا ہو تم
حسینؑ تم شہید ہو شہیدِ نیک نام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ ترجیحات میں قیادتِ رسولؐ ہو
حسینؑ مشکلات میں قیادتِ رسولؐ ہو
حسینؑ حادثات میں قیادتِ رسولؐ ہو
حسینؑ ممکنات میں قیادتِ رسولؐ ہو
حسینؑ زمزیات میں قیادتِ عوام ہو
تمھاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ ہر نبیؑ کے ہر سحاب کی دلیل ہو
حسینؑ ہر نبیؑ کے ہر نصاب کی دلیل ہو
حسینؑ ہر نبیؑ کے ہر حساب کی دلیل ہو
حسینؑ ہر نبیؑ کے ہر جواب کی دلیل ہو
حسینؑ ہر نبیؑ کے ہر خطاب کا کلام ہو
تمہاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ تم رسولؐ قدسیاں کی آبرو بھی ہو
حسینؑ تم رسولؐ قدسیاں کی گفتگو بھی ہو
حسینؑ تم رسولؐ قدسیاں کی آرزو بھی ہو
حسینؑ تم رسولؐ قدسیاں کی جستجو بھی ہو
حسینؑ تم رسولؐ قدسیاں کا ہر خیام ہو
تمہاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

حسینؑ ہو سلامتی نصیحتِ رسولؐ کی
حسینؑ ہو سلامتی حمیتِ رسولؐ کی
حسینؑ ہو سلامتی طریقتِ رسولؐ کی
حسینؑ ہو سلامتی شریعتِ رسولؐ کی
حسینؑ تم سلامتی دیں کا احترام ہو
تمہاری پاک ذات پر درود ہو سلام ہو

نگارشِ سلام

سلام تم پہ نبوت کے جانشین حسینؑ
سلام تم پہ وصایت کے مہر و کین حسینؑ
سلام تم پہ امامت کے مہ جبین حسینؑ
سلام تم پہ ولایت کے نازنین حسینؑ
سلام تم پہ شریعت کے شارحین حسینؑ
سلام تم پہ شریعت کا ہر سخن تم ہو
سلام تم پہ ہدایت کی ہر کرن تم ہو

سلام تم پہ عبادات کے مکین حسینؑ
سلام تم پہ مناجات کے خزین حسینؑ
سلام تم پہ حجابات کے یقین حسینؑ
سلام تم پہ عنایات کے امین حسینؑ
سلام تم پہ کرامات کے قرین حسینؑ
سلام تم پہ سماواتِ ھو کی سین ہو تم
سلام تم پہ زمانے سے بہترین ہو تم

سلام تم پہ کہ بستانِ واعظین ہو تم
سلام تم پہ کہ فیضانِ شاہدین ہو تم
سلام تم پہ کہ احسانِ محسنین ہو تم
سلام تم پہ کہ خلدانِ خالدین ہو تم
سلام تم پہ کہ اعلانِ نستعین ہو تم
سلام تم پہ کہ یوسف سے ہو حسین حسینؑ
مرے رسولؐ نے چومی تری جبین حسینؑ

وقارِ چرخِ بریں ہو حسینؑ ابن علیؑ
نگارِ ذرِ ثمیں ہو حسینؑ ابن علیؑ
حصارِ دینِ مبیں ہو حسینؑ ابن علیؑ
جوارِ خلدِ بریں ہو حسینؑ ابن علیؑ
دیارِ حق کے نگیں ہو حسینؑ ابن علیؑ
سلام تم پہ کہ اقدارِ قائدین ہو تم
سلام تم پہ نگارِ مورخین ہو تم

سلام تم پہ اساسِ شرائعِ دین حسینؑ
سلام تم پہ نقاسِ مواحدین حسینؑ
سلام تم پہ قیاسِ عمائدین حسینؑ
سلام تم پہ لباسِ مجاہدین حسینؑ
سلام تمؑ پہ شناسِ مباہلین حسینؑ
سلام تم پہ معلٰے زمین تیری ہے
یہ دشتِ نینوا خلدِ بریں تیری ہے

سلام تم پہ کہ عرفانِ عارفین ہو تم
سلام تم پہ کہ ایقانِ عاقلین ہو تم
سلام تم پہ کہ ایمانِ عالمین ہو تم
سلام تم پہ کہ وجدانِ صالحین ہو تم
سلام تم پہ کہ قرآنِ قارئین ہو تم
سلام تم پہ مناجاتِ مرسلین حسینؑ
سلام تم پہ عباداتِ ساجدین حسینؑ















میرے رسولؐ جسے نورِ عین کہتے ہیں
خود اپنا لختِ جگر دل کا چین کہتے ہیں
سناں کی سرخ زباں جس کے حق میں گن گائے
ستم نگر میں اسی کو حسینؑ کہتے ہیں

اظہار سنز
19- [illegible] 7230150
[illegible] 9 [illegible] 7220761
E-mail:izharsons_2004@hotmail.com
www.izhar-sons.com